وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا

مالک و مختار نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

RD

AND ALL THE FAITHFUL DO NOT HAVE MORE LOVE AND AFFINITY WITH ANYONE THAN THAT THEY HAVE WITH GOD ALMIGHTY (AL-QURAN)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ

رضا دار الاشاعت لاہور پاکستان

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا

مالک و مختار نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تاریخی نام

مُنیۃُ اللبیب اَنَّ التشریع بید الحبیب

۱۳۱۱ھ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ

رضا دار الاشاعت لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب ـــــــــ مالک و مختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف ـــــــــ شاہ احمد رضا خاں بریلوی

ناشر ـــــــــ رضا دار الاشاعت لاہور

مطبع ـــــــــ احمد سجاد آرٹ پریس لاہور

قیمت ـــــــــ ۹/ روپے

رضا دار الاشاعت

۲۵ نشتر روڈ، لاہور، پاکستان فون ۷۶۵۰۴۴۰

RAZA DAR-UL-ASHAAT

25 Nashtar Road, Lahore Pakistan. Ph: 7650440

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

ابتدائیہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

تقریباً دو سو سال قبل مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تصنیف تقویت الایمان کی اشاعت کے بعد ملتِ اسلامیہ میں انتشار و افتراق پیدا ہوا جو بڑھتا ہی چلا جاتا ہے، گھٹتا نہیں ——— حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس جس کو محبوب و مطاع بنایا گیا تھا نہ ختم ہونے والے بحث و مباحثہ کا محور بن گئی ——— یہ ایک عظیم المیہ نہیں، یہ گھر کا رونا ہے ——— جو دل و دماغ ناموسِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن تھا، وہاں گستاخیاں بسیرا کرنے لگیں، گلشن اجڑنے لگے، باغ ویران ہونے لگے۔

——— امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ ابر بہار بن کر آئے، آیات و احادیث کے وہ چمن کھلائے کہ دماغ معطر ہو گئے اور دل روشن ہو گئے ——— پیشِ نظر رسالہ، مولوی اسمٰعیل دہلوی کی بعض نہایت ہی دل آزار باتوں کا نہایت ہی دل آویز

جواب ہے۔ محدث بریلوی نے اس تحریر کو اس نام سے معنون کیا ہے :۔

"منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب"

(۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء)

یہ تحریر کیا ہے ایک مہکتا باغ ہے۔ جس کا ایک ایک پھول مشامِ جان و ایمان کو معطر کر کے مست و بیخود کئے دیتا ہے ــــــ اس رسالے میں محدّث بریلوی علیہ الرحمۃ نے بکثرت آیات و احادیث سے یہ ثابت کیا ہے کہ محبوبِ ربّ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجبور و بے اختیار نہیں بلکہ اس کے کرم سے حاکم و مختار ہیں ــــــ

کہا جاتا ہے کہ محدّث بریلوی نے سیرت پر کوئی کتاب نہیں لکھی۔ اَللّٰہُ اَکْبَرْ! محدّث بریلوی علیہ الرحمۃ کا تو محورِ فکر ہی سیرت ہے، اُنہوں نے سیرت کے اُن گوشوں پر قلم اُٹھایا جن کو سیرت نگاروں نے چھُوا تک نہیں ــــــ جن فضائل پر سیرت نگاروں نے ایک دو صفحے لکھے محدّث بریلوی علیہ الرحمۃ نے کئی کئی تحقیقی مقالے لکھ ڈالے ــــــ جب محدّث بریلوی سیرتِ رسُول علیہ التحیۃ والتسلیم پر سوچتے ہیں تو اُن کی پروازِ فکر دیدنی ہوتی ہے، جب وہ سیرتِ حبیبِ لبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھتے ہیں تو اُن کی روانیِ قلم دیدنی ہوتی ہے، پیشِ نظر رسالہ اس دعوے پر شاہد عادل ہے۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے سیرتِ رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے عجیب و غریب بحث کا آغاز کیا ــــــ "مجبور یا مختار؟" ــــــ اور معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! اپنے حلقۂ اثر میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مجبور و بے اختیار ثابت کرنا چاہا ــــــ

کہا جاتا ہے کہ وہ دانا و بینا عالم و فاضل تھے اگر ایسا تھا تو پھر یہ بات ضرور سمجھ میں آنی چاہیئے تھی کہ جب مُلک کا ایک عام وزیر اور افسر اپنے اپنے دائرۂ اختیار میں مختار ہوتا ہے بلکہ اختیار کے حوالے ہی سے اس کو وزیر و افسر جانا اور مانا جاتا ہے ــــــ اختیار نہ ہو تو وزیر، وزیر نہیں اور افسر، افسر نہیں ــــــ تو پھر احکم الحاکمین نے

جس کو اپنا نائب، خلیفہ، خاتم النّبیین اور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بنا کر بھیجا وہ کیسے مجبور و بے اختیار ہوسکتا ہے؟ ——— یہ بات تو عقلی ہے جو عقل والوں کی سمجھ میں آجاتی ہے مگر جو نقل سے جاننا چاہتے ہیں اُن کے لئے آیات و احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ موجود ہے ——— افسوس صد افسوس ملّتِ اسلامیہ نے جس کو اپنا قائد و رہنما سمجھا اس نے خیانت کی اور سچی باتیں نہ بتائیں، حق کو چھپایا اور جس نے سچی باتیں بتائیں اور حق کو عالم آشکار کیا اس کو تیر ملامت کا نشانہ بنایا گیا، اس پر تہمتوں کے انبار لگا دیئے گئے ——— یہ ہماری تاریخ کا عظیم المیہ ہے جس کی طرف حق پسند مؤرخین کو توجّہ دینی چاہیئے ———

نہ معلوم ہم کو کیا ہو گیا، ہم مدح کے حوالے سے بادشاہوں کے بارے میں اتنے حسّاس نہیں جتنے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حسّاس ہیں ——— اُس ماحول میں جہاں قصیدہ گو شعرا بادشاہوں کی شان میں اور اپنے ممدوحین کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے تھے، توحید کے کسی پرستار نے ان کی زبان کو لگام نہ دی اور کسی نے کفر و شرک کا حکم نہ لگایا ——— ایک دنیوی بادشاہ کے لئے مُنہ سے نکلنے والی ہر نامعقول بات حق و صحیح سمجھی گئی بلکہ اس کو تاریخ و ادب کا حصّہ بنا دیا گیا مگر جب بات محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و مدح کی آئی تو سچی باتیں بھی کڑوی معلوم ہونے لگیں ——— اہلِ دانش اور اہلِ ادب کے لئے یہ ایک لمحۂ فکریہ ہے ———

مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ اپنے ممدوح حضرت محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت و ثناء میں رطب اللّسان ہیں، جو کچھ کہتے ہیں، وہی کہتے ہیں جو قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ ——— وہ عقل کے گھوڑے نہیں دوڑاتے، وہ قرآن و حدیث سے ہٹ کر کوئی بات نہیں کرتے، یہی ان کا خاص امتیاز ہے ——— ملّتِ اسلامیہ کو اُن سے دُور رکھنے کے لئے یہ بات مشہور کر دی گئی کہ وہ قرآن و حدیث سے واقف نہیں تھے، مگر سچی بات دیر تک چھپی نہیں رہتی، ظاہر ہو کر رہتی ہے ——— علمِ تفسیر و علمِ حدیث میں مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ

کا پایہ بہت بلند تھا، علمائے عرب نے ان کو مفسّر و محدّث مانا ہے۔ چنانچہ شیخ حمدانی دینسی الجزائری نے محدث بریلوی کو "المفسّر" "المحدّث" لکھا ہے (الدولۃ المکیہ، ص ۸۸) اسی طرح شیخ لیسین احمد الخیاری نے "امام المحدّثین" لکھا ہے (الدولۃ المکیہ، ص ۷۰) محدّث بریلوی کے درس و مطالعہ میں پچاس سے زیادہ کتب حدیث رہتی تھیں (اظہار الحق الجلی۔ ص ۲۴ - ۲۵) ——— جامعہ ملیّہ یونیورسٹی کے اُستاد ایس۔ ایم خالد الحامدی اپنے مقالہ' ڈاکٹریٹ میں علم حدیث میں پاک و ہند کے علماء کی خدمات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اس میں انہوں نے ایک باب محدّث بریلوی علیہ الرحمۃ کے لئے مختص کیا ہے۔ اور چالیس سے زیادہ علم و حدیث پر تصانیف کا ذکر کیا ہے ——— مولانا منظور احمد صاحب (امام مسجد رحمانیہ، کراچی) محدّث بریلوی علیہ الرحمۃ پر علم حدیث کے حوالے سے کراچی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کرنے والے ہیں ——— محدّث بریلوی علیہ الرحمۃ پر علم حدیث کے حوالے سے دو تین کام اور ہوتے ہیں ——— علامہ محمد ظفر الدین رضوی نے الجامع الرضوی کے عنوان سے چھ مجلّدات پر مشتمل ایک عظیم مجموعے کا بیڑا اُٹھایا تھا جس میں محدّث بریلوی علیہ الرحمۃ اور دیگر علماء کی تصانیف سے استفادہ کر کے ایسی احادیث شریفہ جمع کی جاتیں جن پر مذہب حنفی کی عمارت کھڑی ہے۔ اس منصوبے کی پہلی اور دوسری جلدیں تیار ہو گئی تھیں۔ دوسری جلد کتاب الطہارت اور کتاب الصلوٰۃ پر مشتمل ہے۔ ہندوستان اور پاکستان سے شائع ہو چکی ہے، پہلی جلد کا مخطوطہ جو کتاب العقائد سے متعلق ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد کی عنایت سے ملا ہے۔ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، رضا فاؤنڈیشن، لاہور کی طرف سے اس کی تدوین و تخریج اور طباعت و اشاعت کا اہتمام فرما رہے ہیں ——— ایک اور اہم کام جامعہ نوریہ رضویہ کے فاضل اُستاد علامہ محمد حنیف رضوی نے انجام دیا ہے۔ موصوف رضا دارالاشاعت، بہیری (بریلی) کے مہتمم بھی ہیں، آپ نے اہم مطبوعات شائع کی ہیں۔ اپنے ایک مکتوب محرر، ۱۲۔ جنوری ۱۹۹۵ء میں انہوں نے تحریر فرمایا ہے کہ

مشکوٰۃ شریف کے طرز پر احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ جمع کیا ہے جو کلیتہً فتاویٰ رضویہ کی ضخیم مجلدات پر مبنی ہے۔ یہ مجموعہ فل اسکیپ سائز کے ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے، ابھی کام جاری ہے اور مُحدّث بریلوی کی سینکڑوں دُوسرے کُتب و رسائل سے استفادہ کرنا ہے اُمید ہے کہ یہ کام دو ہزار صفحات تک پھیل جائے گا ——— فتاویٰ رضویہ کے مآخذ و مراجع میں صرف علمِ حدیث سے متعلق ۱۰۲ کتابوں کی فہرست تیار ہوئی ہے جو ۲۰۰ مجلدات تک پہنچتی ہے کیونکہ بعض کُتبِ احادیث دس دس اور بیس بیس جلدوں پر مشتمل ہیں۔

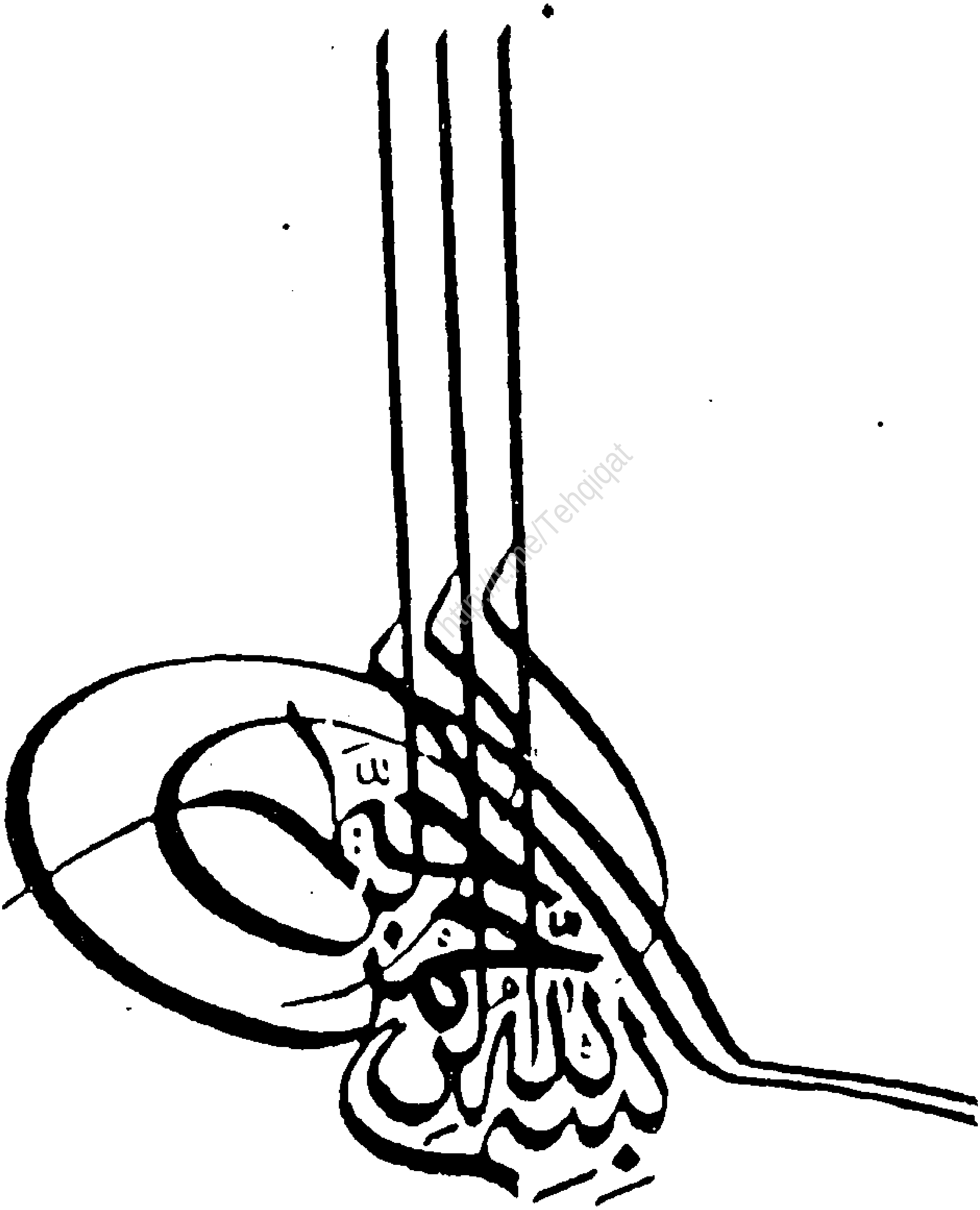
یہ تمام تفصیلات محض اس لئے عرض کی گئیں تاکہ قارئین کرام کو اندازہ ہو جائے کہ علمِ حدیث میں مُحدّث بریلوی کا پایہ کتنا بُلند تھا جس کو مخالف و موافق سب نے تسلیم کیا ہے لیکن جن کے مزاج میں ضد و ہٹ دھرمی ہے اُنہوں نے نہ مانا کیونکہ وہ بعض وجوہ کی بناء پر معذور ہیں۔

احادیثِ شریفہ محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی میٹھی باتیں ہیں، مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ عاشقِ رسول علیہ التحیۃ والتسلیم تھے، عاشق کو معشوق کی باتیں نہ معلوم ہوں گی تو کس کو ہوں گی؟ ——— اور وہ ہم کو نہ بتائے گا تو اور کون بتائے گا؟ ——— مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ نے یہ رسالہ لکھ کر ملّتِ اسلامیہ پر احسان فرمایا، آپ نے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح فرمادی کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ کریم کے کرم سے مختار ہیں ——— جو چاہیں حکم فرمائیں، جس کو چاہیں عطا فرمائیں، جس کو چاہیں معاف فرمائیں ——— ؎

خوف نہ رکھ رضا ذرا تُو تو ہے عبدِ مُصطفےٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے!

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
کراچی ، سندھ

۱۶، صفر المظفر ۱۴۱۶ھ
۱۵، جُولائی ۱۹۹۵ء


بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ○ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○ وَالتَّابِعِیْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ ○

احادیث تحریم حرم مدینہ طیبہ

بحکم احکم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث(۱) ۱۳۰- صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا۔ الٰہی۱۸۳ بیشک ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور میں دونوں سنگستان مدینہ طیبہ کے درمیان جو کچھ ہے اُسے حرم بناتا ہوں۔

هما واحمد والطحاوی فی شرح معانی الاٰثار عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ

حدیث(۲) ۱۳۱- نیز صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا بیشک ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے

۱؎ سولہ حدیثیں کہ مدینہ طیبہ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کر دیا۔

۲؎ پانچ حدیثیں کہ مکہ معظمہ کو ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے حرم کر دیا۔

لِاَهْلِهَا وَ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ کَمَا حَرَّمَ اِبْرٰهِیْمُ مَکَّةَ وَ اِنِّیْ دَعَوْتُ فِیْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَیْ مَادَعَا بِهٖ اِبْرٰهِیْمُ لِاَهْلِ مَکَّةَ

مکہ معظمہ کو حرم بنا دیا اور اُس کے ساکنوں کے لیے دعا فرمائی اور بیشک میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا جس طرح انہوں نے مکہ کو حرم کیا اور میں نے اُس کے پیمانوں میں اس سے دونی برکت کی دعا کی جو دعا انہوں نے اہلِ مکہ کے لیے کی تھی۔

هُمْ جَمِیْعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

حدیث ۱۳۲[۳]۔ نیز صحیحین[۱] میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی الٰہی بیشک ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور تو نے ان کی زبان پر مکہ معظمہ کو حرم کیا۔

اَللّٰهُمَّ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا۔

الٰہی مَیں تیرا بندہ اور نبی ہوں میں مدینہ طیبہ کی دونوں حدوں کے ساری زمین کو حرم بناتا ہوں۔

امام طحاوی نے اس کے قریب روایت کی اور یہ زائد کیا۔

وَنَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْضَدَ شَجَرُهَا اَوْ یُخْبَطَ اَوْ یُؤْخَذَ طَیْرُهَا

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اس کا پیڑ کاٹیں یا پتے جھاڑیں یا اس کے پرندوں کو پکڑیں۔

حدیث ۱۳۳[۴] صحیح مسلم میں ہے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاهُهَا

بیشک میں حرم بناتا ہوں دو سنگلاخ مدینہ کے درمیان کو کہ اس کی ببولین نہ کاٹی جائیں۔

۱؎ عزاه لهما فی منتخب کنز العمال ولعزاه لمسلم الا فی الدعاء فان لفظه اللهم ان ابراهیم علیه الصلوٰة والسلام عبدك وخليلك نبيك وانی عبدك ونبيك وانه دعاك لمكة وانی ادعوك للمدينة بمثل مادعاك لمكة ومثله معه ١٢ ١٢-١٠/٢٤٢

وَيُقْتَلَ صَيْدُهَا — اور اُس کا شکار نہ مارا جائے۔

هُوَ وَاَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

حدیث ۱۳۴ (۵) - نیز صحیح مسلم میں ہے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ — بیشک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور

وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا — میں مدینہ کے دونوں سنگلاخ کے درمیان کو حرم کرتا ہوں۔

هُوَ الطَّحَاوِیُّ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

حدیث ۱۳۵ (۶) - نیز صحیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَّاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ حَرَامًا مَّا بَیْنَ مَازِمَیْهَا اَنْ لَّا یُهْرَاقَ فِیْهَا دَمٌ وَّلَا یُحْمَلَ سِلَاحٌ لِّقِتَالٍ وَّلَا یُخْبَطَ فِیْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلْفٍ۔ ۴۴۳/۲

الٰہی بیشک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرام کر کے حرم بنا دیا اور بیشک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اُسے حرم بنا کر حرام کر دیا کہ اُس میں کوئی خون نہ گرایا جائے نہ لڑائی کے لئے ہتھیار باندھیں نہ کسی کے پتے جھاڑیں مگر جانور کو چارہ دینے کے لئے۔

حدیث ۱۳۶ (۷) - نیز صحیح مسلم ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا كَمَا حَرَّمْتَ عَلٰی لِسَانِ اِبْرَاهِیْمَ

الٰہی بیشک میں نے تمام مدینے کو حرم کر دیا جس طرح تو نے زبانِ ابراہیم پر حرم محترم کو حرم بنا دیا۔

الْحَرَم۔

هُوَ[1] وَاَحْمَدُ وَالرُّوْيَانِيُّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

حدیث (۸) ۱۳۷۔ نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ حَرَّمَ بَيْتَ اللّٰهِ وَاَمَّنَهٗ وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا۔

بیشک ابراہیم[3] نے بیت اللہ[ف۱۸۴] کو حرم بنادیا اور امن والا کردیا اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کیا کہ اُس کے خاردار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور اُس کے وحشی جانور شکار نہ کئے جائیں۔

هُوَ[2] وَالطَّحَاوِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

حدیث (۹) ۱۳۸۔ صحیحین میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ وَجَعَلَ اِثْنَيْ عَشَرَ مِيْلًا حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًى

تمام مدینہ طیبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حرم کردیا اور اُس کے آس پاس بارہ بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔

هُمَا[3] وَاَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْ مُصَنَّفِهٖ ابن جریر کی روایت

---

۱ کذا فی منتخب کنز العمال ۱۲ منہ

۲ باللفظ المسوق عزاه لمسلم خاتم الحفاظ فی الجامع والذی رأیت له بلفظ ان ابراهیم حرم مكة وانی حرمت المدینة. الحدیث مثله نعم اللفظ المذکور للامام ابی جعفر ۱۲ منه

۳ الثلثة فی المنتقی والرابع فی المنتخب ۱۲ منه

ف۱۸۴ مکہ معظمہ کو ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے امن والا کردیا

یوں ہے فرمایا:۔

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَجَرَھَا اَنْ یُّعْضَدَ اَوْ یُخْبَطَ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے پیڑ کاٹنا یا اُن کے پتے جھاڑنا حرام فرما دیا۔

رَوَاہُ عَنْ خُبَیْبِ نِ الْھُذَلِیِّ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

حدیث ۱۳۹(۱۰)۔ صحیح مسلم شریف میں ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا:۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینہ طیبہ کو حرم بنا دیا۔

ھُوَ وَالطَّحَاوِیُّ فِیْ مَعَانِی الْاٰثَارِ

حدیث ۱۴۰(۱۱)۔ نیز صحیح مسلم و معانی الآثار میں عاصم احول سے ہے۔

قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ قَالَ نَعَمْ اَلْحَدِیْثَ زَادَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فِیْ رِوَایَۃٍ لَا یُعْضَدُ شَجَرُھَا وَلِمُسْلِمٍ فِیْ اُخْرٰی نَعَمْ ھِیَ حَرَامٌ لَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ

یعنی میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا مدینہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حرم بنایا۔ فرمایا ہاں۔ اُس کا پیڑ نہ کاٹا جائے اُس کی گھاس نہ چھیلی جائے جو ایسا کرے اُس پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ۔

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

حدیث[12] ۱۴۱۔ سنن ابی داؤد میں ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ ھٰذَا الْحَرَمَ۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس حرم محترم کو حرم بنا دیا۔

حدیث[13] ۱۴۲۔ شرحبیل کہتے ہیں ہم مدینہ طیبہ میں کچھ جال لگا رہے تھے زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جال پھینک دیئے اور فرمایا:۔

اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ صَیْدَھَا اَلْاِمَامُ اَبُوْجَعْفَرٍ

تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کا شکار حرام کر دیا ہے

ابوبکر بن ابی شیبہ نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی کہ:۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا۔

بیشک نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے مدینے کے دونوں سنگلاخ کے مابین کو حرم کر دیا۔

حدیث ۱۴۳۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّعْضَدَ شَجَرُھَا اَوْ یُخْبَطَ۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینے کو حرم بنا دیا ہے کہ اس کے پیڑ نہ کاٹیں نہ پتے جھاڑیں۔

حدیث ۱۴۴ [15] ۔ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں میں نے ایک چڑیا پکڑی تھی اُسے لئے ہُوئے باہر گیا۔ میرے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ ملے شدّت سے میرا کان مل کر چڑیا کو چھوڑ دیا اور فرمایا

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَيْدَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا
رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے مدینے کا شکار حرام فرما دیا ہے ۔

حدیث ۱۴۵ [16] ۔ صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْبَقِيْعَ وَقَالَ لَاحِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
بیشک رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کو حرم بنا دیا اور فرمایا چراگاہ کو کوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا سوا اللہ و رسُول کے جل جلالہ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم ۔

رَوَى الثَّلٰثَةَ الْاِمَامُ الطَّحَاوِىُّ [16] یہ سولہ حدیثیں ہیں۔ پہلی آٹھ میں خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا اور پچھلی آٹھ میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کے حرم کر دینے سے مدینہ طیبہ حرم ہوگیا۔ حالانکہ یہ صفتِ خاص اللہ عزّوجل کی ہے۔ پہلی آٹھ سے پانچ میں اپنے پدر کریم سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام والتحیّۃ والثناء کی طرف بھی یہی نسبت ارشاد ہُوئی کہ مکہ معظمہ کی حرم محترم اُنھوں نے حرم کر دی اُنھوں نے امن والی بنا دی حالانکہ خود ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ تَعَالٰى وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ ۔
بیشک مکہ معظمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم کیا ہے کسی آدمی نے نہیں کیا۔

اَلْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ نِ الْعَدَوِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔ یہ اسنادیں خاص ہمارے رسالہ کی مقصود ہیں مگر یہاں جانِ وہابیت پر ایک آفت اور سخت و شدید تر یہ ہے مدینہ طیبہ کے جنگل کا حرم ہونا نہ فقط انھیں سولہ بلکہ ان کے سوا اور بہت احادیث کثیرہ میں وارد ہے۔ مثلاً

حدیث (۱۷)۔ صحیحین انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مِّنْ کَذَا اِلٰی کَذَا لَا یُقْطَعُ شَجَرُھَا — مدینہ یہاں سے یہاں تک حرم ہے اُس کا پیڑ نہ کاٹا جائے۔

ھُمَا وَاَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ وَاللَّفْظُ لِلْجَامِعِ الصَّحِیْحِ

حدیث (۱۸)۔ صحیحین ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ الحدیث — مدینہ حرم ہے۔

ھُمَا وَالطَّحَاوِیُّ وَابْنُ جَرِیْرٍ وَّاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

حدیث (۱۹)۔ صحیحین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مَّا بَیْنَ عَائِرٍ اِلٰی کَذَا وَلِمُسْلِمٍ وَالطَّحَاوِیِّ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ الْحَدِیْثَ زَادَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ فِیْ رِوَایَۃٍ لَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا۔ — مدینہ عیر سے جبلِ ثور تک حرم ہے اُس کی گھاس نہ کاٹی جائے اور اُس کا شکار نہ بھڑکایا جائے۔

حدیث (۲۰) ۔ صحیح مسلم سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دستِ مبارک سے مدینۂ طیبہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا :۔

إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ ۔ بیشک یہ امن والی حرم ہے ۔

هُوَ وَاَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ وَاَبُوْ عَوَانَةَ

حدیث (۲۱) ۔ امام احمد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لِكُلِّ نَبِيٍّ حَرَمٌ وَّحَرَمِيَ الْمَدِيْنَةُ ۔ ہر نبی کے لئے ایک حرم ہوتی ہے اور میری حرم مدینہ ہے

حدیث (۲۲) ۔ عبد الرزاق حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ سے ۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ دَافَّةٍ اَقْبَلَتْ عَلَى الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْعِضَةِ الْحَدِيْث ۔ بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر گروہ مردم کو کہ حاضر مدینۂ طیبہ ہو اُس کے خار دار درختوں سے ممنوع فرما دیا ۔

حدیث (۲۳) ۔ امام طحاوی بِطَرِيْقِ مَالِكٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ کہ لڑکوں نے ایک روباہ کو گھیر کر ایک گوشے میں کر دیا تھا ۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکوں کو دُور کر دیا ۔ امام مالک فرماتے ہیں اور مجھے اپنے یقین سے یہی یاد ہے کہ فرمایا :۔

اَفِيْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْنَعُ هٰذَا ۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حرم میں ایسا کیا جاتا ہے ۔

حدیث (۲۴) ۔ مسند الفردوس عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

يَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هٰذِهِ الْبَقِيْعَةِ وَمِنْ هٰذَا الْحَرَمِ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس بقیع اور اس حرم سے ستّر ہزار شخص ایسے اُٹھائے گا کہ بے حساب جنّت میں جائیں گے اور اُن میں ہر ایک ستّر ہزار کی شفاعت کرے گا اُن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

اور اگر وہ حدیثیں گنی جائیں جن میں مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کو حرمین فرمایا تو عدد کثیر ہیں بالجملہ حدیثیں اس باب میں حد تواتر پر ہیں تو بالیقین[۱۸۵] ثابت کہ مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینۂ طیبہ کے جنگل کا بتاکید تام و اہتمام تمام وہی ادب مقرر فرمایا جو مکہ معظمہ کے جنگل کا باانیہمہ طائفہ تالفہ وہابیہ کا امام بد فرجام بکمال دریدہ دہنی صاف صاف لکھ گیا۔ گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے بتائے ہیں۔ پھر جو کوئی کسی پیر پیغمبر یا بھوت و پری کے مکانوں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے سو اُس پر شرک ثابت ہے۔

کیوں ہم نہ کہتے تھے کہ یہ ناپاک مذہب ملعون مشرب اسی لئے نکلا ہے کہ اللہ و رسُول تک شرک کا حکم پہنچائے پھر اور کسی کی کیا گنتی۔ تف ہزار بر رُوئے بد دینی۔ اب دیکھنا ہے کہ اس امامِ بے لگام کے مقلد کہ بڑے موحد بنے پھرتے ہیں اپنے امام کا ساتھ دیتے ہیں یا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے کی کچھ لاج کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بے شمار درودیں محمد رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے ادب داں غلاموں پر۔

---

۱۸۵ فائدہ مہمہ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاکید تمام جس بات کا حکم فرمائیں امام الطائفہ صراحتہً کہے یہ تو شرک ہے اب دیکھیں وہابی کس کا کلمہ پڑھتے ہیں۔

تنبیہ نبیہ ف۱۵۶: مسلمانو صرف یہی نہ سمجھنا کہ اس گمراہ امام الطائفہ کے نزدیک حرم محترم حضور پُرنور مالک الامم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب ہی شرک ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اُس کے مذہب میں جو شخص حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت کے لئے مدینہ طیبہ کو چلے اگرچہ چار پانچ ہی کوس کے فاصلے سے (کہ کہیں وہابیت کے شد الرحال کا ماتھا نہ ٹھنکے) اُس پر راستے میں بے ادبیاں بے ہودگیاں کرتے چلنا فرضِ عین و جزوِ ایمان ہے یہاں تک کہ اگر اپنے مالک و آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و جلال کے خیال سے باادب مُہذّب بن کر چلے گا اس کے نزدیک مشرک ہو جائے گا اسی کتاب ضلالت مآب کے اسی مقام میں رستے میں نامعقول باتیں کرنے سے بچنا بھی انہیں اُمور میں گنا دیا جنہیں خدا پر افترا کر کے کہتا ہے۔

یہ سب کام اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کے لئے کرے اُس پر شرک ثابت ہے سُبْحَانَ اللہ نامعقول باتیں کرنا بھی جزوِ ایمانِ نجدیہ ہے بلکہ سچ پُوچھو تو ان کا تمام ایمان اسی قدر وہ تو خیر یہ ہوگئی کہ مجتہد الطائفہ کو یہ عبارت لکھتے وقت آیہ کریمہ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ پوری یاد نہ آئی ورنہ راہِ مدینہ میں فسق و فجور کرتے چلنا بھی فرض کہہ دیتا وہ بھی ایسا کہ جو وہاں فسق سے باز آئے مشرک ہو جائے۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

لطیفہ حقہ ف۱۸۶: حضرات نجدیہ خُدارا انصاف! کیا افعال عبادت سے بچنا انبیاء و اولیاء ہی کے معاملہ سے خاص ہے آپس میں ایک دُوسرے کے ساتھ شرک کے کام

---

۵۰ ف۱۵۶ ذرا ملاحظہ ہو مدینہ طیبہ کے راستہ میں نامعقول باتیں کرنا وہابیہ کا جُزوِ ایمان ہے جو نہ کرے اُن کے نزدیک مشرک ہو جاتے۔

ف۱۸۶ عجب عجب کہ ہر راستے میں باہم جوتی پیزار ہونا وہابیہ کا جُزوِ ایمان ہے نہ کریں تو سب مشرک ہو جائیں

جائز نہیں نہیں جو شرک ہے ہر غیرِ خدا کے ساتھ شرک ہے تو آپ حضرات جب اپنے کسی نذیر بشیر یا پیر فقیر یا مُرید رشید یا دوست عزیز کے یہاں جایا کیجئے تو راستے میں لڑتے جھگڑتے ایک دُوسرے کا سر پھوڑتے ماتھا رگڑتے چلا کیجئے ورنہ دیکھو کُھلم کُھلا مُشرک ہوجاؤ گے ہرگز مغفرت کی بُو نہ پاؤ گے کہ تم نے غیرِ حج کی راہ میں ان باتوں سے بچ کر وہ کام کیا جو اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتایا تھا اور اس جوتی پیزار میں یہ نفع کیسا ہے کہ ایک کام میں تین مزے جدال ہونا تو خود ظاہر اور جب بلا وجہ ہے تو فسوق بھی حاضر اور رفث کے معنی ہر نامعقول بات کے ٹھہرے تو وہ بھی حاصل ایک ہی بات میں ایمانِ نجدیت کے تینوں رُکن کامل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم الحمد للہ خامۂ برق بار **رضا** خرمن سوزی نجدیت میں سب سے نرالا رنگ رکھتا ہے والحمد للہ رب العالمین ۔

تذییل وتکمیل[۱۸۸] **اقول** وباللہ التوفیق احکامِ الٰہیہ دو قسم ہے تکوینیہ مثل احیاء و امانت وقضائے حاجت و دفع مصیبت وعطائے دولت و رزق ونعمت وفتح وشکست وغیرہا عالم کے بندوبست دوسرے تشریعیہ کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا مسلمانوں کے سچّے دین میں ان دونوں حُکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیرِ خدا کی طرف بروجہ ذاتی احکامِ تشریعی کی اسناد بھی شرک ۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَمْ لَھُمْ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوْا لَھُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْۢ بِہِ اللّٰہُ

کیا اُن کے لئے خُدا کی اُلوہیت میں کچھ شریک ہیں جنہوں نے اُن کے واسطے دین میں وہ راہیں نکال دی ہیں جن کا خدا نے حکم نہ دیا ۔

اور بروجہ عطائی اُمورِ تکوین کی اسناد بھی شرک نہیں ۔ قال اللہ تعالٰی

---

[۱۸۸] احکامِ شرعیہ تکوینیہ میں کچھ وہابیوں کا تفرقہ محض تحکم اور خود اپنے مذہب سے اندھاپن ہے

وَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا — قسم اُن مقبول بندوں کی جو کاروبارِ عالم کی تدبیر کرتے ہیں۔

مقدمۂ رسالہ میں شاہ عبدالعزیز صاحب کی شہادت سُن چُکے کہ حضرت امیر و ذرّیۂ طاہرہ اور اتمام اُمّت برمثال پیران و مرشدان میپرستند و اُمورِ تکوینیہ را بایشان وابستہ میدانند۔ مگر کچّے وہابی ان دو قسموں میں فرق کرتے ہیں اگر کہے رُسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے یہ بات فرض کی یا فلاں کام حرام کر دیا تو شرک کا سودا نہیں اُچھلتا اور اگر کہیے رُسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے نعمت دی یا غنی کر دیا تو شرک سُوجھتا ہے یہ اُن کا نرا تحکم ہی نہیں خود اپنے مذہب نا مہذب میں کچا پن ہے۔ جب ذاتی و عطائی کا تفرقہ اُٹھا دیا پھر احکام احکام میں فرق کیسا سب یکساں شرک ہونا لازم آخر اُن کا امام مطلق و عام کہہ گیا کہ

کسی کام میں نہ بالفعل اُن کو دخل ہے اور نہ اُس کی طاقت رکھتا ہے نیز کہا کسی کام کو روا یا ناروا کر دینا اللہ ہی کی شان ہے صاف تر کہا کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اُسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی اُنہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں تو جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اُس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے اور آگے اُس کا قول سو اللہ کے حکم پہنچنے کی راہ بندوں تک رُسول ہی کا خبر دینا ہے

اس میں وہ رُسول کو حاکم نہیں مانتا صرف مخبر و پیام رساں مانتا ہے [۱۸۹و۸] اور اس سے پہلے حصر کے ساتھ تصریح کر چکا ہے کہ

پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ بُرے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سُنا دیوے نیز کہا کہ انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا سو ان میں بڑائی یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور بُرے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو

۱۸۹و۸ امام الوہابیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو صرف مخبر و پیام رساں مانتا ہے۔

سکھلاتے ہیں صرف بتانے جاننے پہچاننے پہچاننے پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حکم اُن کے ہیں فرائض کو اُنہوں نے فرض کیا محرمات کو اُنہوں نے حرام کر دیا آخر یں جو احکام معلوم ہوئے اپنے بزرگوں سے آئے اُنہیں اُن کے اگلوں نے بتائے ہیں یُوہیں طبقہ بہ طبقہ تبع کو تابعین، تابعین کو صحابہ، صحابہ کو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ تو کیا کوئی کہے گا کہ نماز میرے باپ نے فرض کی ہے یا زنا کو میرے اُستاد نے حرام کر دیا۔ نبی کی نسبت اگر یُوں کہیے گا تو وہی ذاتی اور عطائی کا فرق مان کر اور وہ کسی کی راہ ماننے اور اُس کا حکم سند جاننے کو اُن افعال سے گن چکا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لئے خاص کئے ہیں اور اُنہیں غیر کے لئے کرنے کا نام اشراک فی العبادۃ رکھا اور اس قسم میں بھی مثل دیگر اقسام تصریح کی۔

پھر خواہ یُوں سمجھے کہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ اُن کی اس طرح کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہے

تو ذاتی و عطائی کا تفرقہ دینِ نجدیت میں قیامت کا تفرقہ ڈال دے گا وہ صاف کہہ چکا نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے اُس نے تو یہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اُس کو سوائے مت مانو جب رسُول کو ماننے ہی کی نہ ٹھہری تو رسُول کا حاکم ماننا اور فرائض و محرمات کو رسُول کے فرض و حرام کر دینے سے جاننا کیونکر شرک نہ ہو گا غرض وہ اپنی دُھن کا پکا ہے و لہذا مُحَمَّد رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کس قدر تاکید شدید سے مدینۂ طیبہ کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب فرض کیا اور اُس میں شکار وغیرہ منع فرما دیا مگر یہ جو ارشاد ہوا کہ مدینے کو میں حرم کرتا ہوں اس چوٹی کے موحد نے کہ جابجا کہتا ہے خُدا کے سوا کسی کو نہ مانو صاف صاف حکمِ شرک جڑ دیا اور اللہ واحد قہار کے غضب کا کچھ خیال نہ کیا۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ۔ عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پلٹا کھاتے ہیں۔

تو مناسب ہُوا کہ بعض احادیث وہ بھی ذکر کی جائیں جن میں احکامِ تشریعیہ کی اسنادبرح ہے اور اب اس قسم کی خاص دو آیتوں کا ذکر بھی محمود اگرچہ آیات گزشتہ سے بھی دو آیتوں میں یہ مطلب موجود اور اُن کے ذکر سے جب عدد آیات انصاف عقود سے متجاوز ہو گا تو تکمیلِ عدد کے لئے تین آیتوں کا اور بھی اضافہ ہو کہ پچاس کا عدد پُورا ہو جس طرح احادیث میں بعونہٖ تعالیٰ پانچ خمسین یعنی ڈھائی سو کا عدد کامل ہو گا ورنہ استیعاب[1] آیات میں منظور نہ احادیث میں مقدور۔ وَاللّٰہُ الْھَادِیْ اِلٰی مَنَائِرِ النُّوْرِ۔ ہم پہلے وہ تین آیتیں تلاوت کریں کہ پھر احکامِ تشریعیہ کا بیان آیات و احادیث سے مسلسل رہے و باللہ التوفیق

آیت ۴۶:- اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ؕ کوئی جان نہیں جس پر ایک نگہبان متعین نہ ہو یعنی ملٰئکہ ہر شخص کے حافظ و نگہبان

---

[1] مثلاً یہی احکامِ تشریعیہ کی آیات بکثرت ہیں جن سے دو ہی یہاں مذکور یونہی اس مضمون میں کہ خلائق کو موت کے فرشتے دیتے ہیں صرف دو آیتیں اوپر گزریں قرآنِ عظیم میں آیتیں اس مضمون کی اور ہیں ہم اُن پانچ کو یہاں ذکر کر دیں کہ اوّل پانچ آیتیں کُتبِ سابقہ سے مذکور ہُوئی ہیں ان کے سبب پچاس پوری صرف قرآنِ عظیم سے ہو جائیں

آیت ۱:- اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ بیشک وہ لوگ جنہیں موت دی فرشتوں نے۔

آیت ۲:- جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ۔ ہمارے رسول اُن کے پاس آئے انھیں موت دینے کو۔ آیت ۳:- وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ۔ کاش تم دیکھو جب کافروں کو موت دیتے ہیں فرشتے۔ آیت ۴:- اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْۤ اَنْفُسِهِمْ۔ بیشک آج کے دن رسوائی اور مصیبت کافروں پر ہے جنھیں موت فرشتے دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ستم ڈھائے ہُوئے ہیں۔ آیت ۵:- كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ۔ ایسا ہی بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیزگاروں کو جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں پاکیزہ حالت میں

جعلنا اللہ منھم بفضل رحمتہ بھم امین ۱۲ منہ

رہتے ہیں۔

آیت[2] ۴۷:- الٓرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ

یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اُتاری تاکہ تم اے نبی لوگوں کو اندھیریوں سے نکال لو روشنی کی طرف اُن کے ربّ کی پروانگی سے غالب سراہے گئے کی راہ کی طرف۔

آیت[3] ۴۸:- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَاۤ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔

اور بے شک بالیقین ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اے موسیٰ تو نکال لے اپنی قوم کو اندھیریوں سے روشنی کی طرف۔

اقول اندھیریاں[9 ف۱۹۰] کُفر و ضلالت ہیں اور روشنی ایمان و ہدایات جسے غالب سراہے گئے کی راہ فرمایا اور ایمان و کُفر میں واسطہ نہیں ایک سے نکالنا قطعاً دُوسرے میں داخل کرنا ہے تو آیاتِ کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہیں کہ بنی اسرائیل کو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے کفر سے نکالا اور ایمان کی روشنی دے دی اس اُمّت کو مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کُفر سے چھڑاتے ایمان عطا فرماتے ہیں اگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کا یہ کام نہ ہوتا انہیں اس کی طاقت نہ ہوتی تو ربِّ عزّ وجلّ کا اُنہیں یہ حکم فرمانا کہ کفر سے نکال لو معاذ اللہ تکلیف بالائے طاق تھا۔ الحمد للہ قرآنِ عظیم نے کیسی تکذیب[10 ف۱۹۱] فرمائی امام وہابیہ کے اس حصر کی کہ

پیغمبرِ خُدا نے بیان کر دیا کہ مجھ کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے نفع نقصان کا مالک نہیں تو دُوسرے کا تو کیا کر سکوں غرضیکہ کچھ قدرت مجھ میں نہیں فقط پیغمبری کا مجھ کو دعویٰ ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ بُرے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سُنا دیوے۔ دل میں یقین ڈال دینا میرا کام نہیں انبیاء

---

۹ ف۱۹۰۔ ایمان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عطا کرتے ہیں۔

۱۰ ف۱۹۱۔ امام الوہابیہ کی دریدہ دہنی

ہیں اس بات کی کچھ بُرائی نہیں کہ اللہ نے عالم میں تصرّف کی کچھ قدرت دی ہو کہ مُرادیں پُوری کر دیویں یا فتح وشکست دے دیویں یا غنی کر دیویں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیویں۔ ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار اھ مخلصاً

مُسلمانو اس گُمراہ کے ان الفاظ کو دیکھو اور اُن آیتوں حدیثوں سے کہ اب تک گزریں ملاؤ دیکھو یہ کس قدر شدّت سے خدا و رسُول کو جھٹلا رہا ہے خیر اُسے اُس کی عاقبت کے حوالے کیجیے شکر اُس اکرم الاکرمین کا بجا لائیے جس نے ہمیں ایسے کریم اکرم دائم الکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایمان دلوایا اُن کے کرم سے اُمید واثق ہے کہ بعونہ تعالیٰ محفوظ بھی رہے

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

ہاں یہ ضرور ہے کہ عطائے ذاتی خاصہ خُدا ہے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ آپ بیشک جسے چاہیں ہدایت نہیں دیتے۔

وغیرہا میں اسی کا تذکرہ ہے یہ کچھ ایمان کے ساتھ خاص نہیں پیسہ کوڑی بھی بے عطائے خدا کوئی بھی اپنی ذات سے نہیں دے سکتا ع

"تا خدا ندہد سلیماں کے دہد؟

یہی فرق ہے جسے گُم کر کے تم ہر جگہ بہکے۔

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ۔ تو کیا بعض کتاب کو مانتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو۔

میں داخل ہُوئے۔ نسأل اللہ العافیۃ وتمام العافیۃ ودوام العافیۃ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

آیت ۴۹: قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ اور پچھلوں پر اور حرام نہیں مانتے اُس چیز کو

الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، جسے حرام کردیا ہے اللہ اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

آیت ۵۰: مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا۔ نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کردیں اللہ ورسول کسی بات کا کہ انھیں کچھ اختیار رہے اپنے معاملہ کا اور جو حکم نہ مانے اللہ ورسول کا تو وہ صریح گمراہی میں بہکا۔

آئمہ مفسّرین فرماتے ہیں حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے قبل طلوع آفتاب اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مول لے کر آزاد فرمایا اور متبنیٰ بنایا تھا حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی پھوپھی اُمیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی تھیں۔ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے انہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیغام دیا اوّل تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لئے خواستگاری فرماتے ہیں۔ جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے طلب ہے انکار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی اور اُن کے بھائی عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر انکار کیا۔ اُس پر یہ آیۂ کریمہ اُتری۔ اسے سُن کر دونوں بہن بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے اور نکاح ہوگیا۔ ظاہر ہے[۱۱-۱۹۲] کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی نخواہی راضی ہوجائے خصوصاً جب کہ وہ اُس کا کفو نہ ہو خصوصاً جب کہ عورت کی شرافتِ خاندان کواکبِ ثریا سے بھی بلند و بالاتر ہو بااینہمہ اپنے حبیب صلی اللہ

۱۱-۱۹۲ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے کام فرض ہوجاتا ہے اگرچہ فی نفسہ فرض نہ ہو

تعالیٰ علیہ وسلم کا دیا ہُوا پیام نہ ماننے پر رب العزت جل جلالہ نے بعینہٖ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرض آکد کے ترک پر فرمائے جاتے اور رسُول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا یعنی جو بات رسُول تمھیں فرمائیں وہ اگر ہمارا فرض نہ تھی تو اب اُن کے فرمانے سے فرض قطعی ہوگئی مُسلمانوں کو اس کے نہ ماننے کا اصلاً اختیار نہ رہا جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہو جائے گا۔ دیکھو رسُول کے حُکم دینے سے کام فرض ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفسہٖ خدا کا فرض نہ تھا ایک مباح و جائز امر تھا ولہٰذا ائمۂ [۱۲ف ۱۹۳] دین خدا و رسُول کے فرض میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہُوا فرض اُس سے اقویٰ ہے جسے رسُول نے فرض کیا ہے اور ائمۂ [۱۲ف ۱۹۴] محققین تصریح فرماتے ہیں کہ احکامِ شریعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کردیں جو چاہیں ناجائز فرمادیں۔ جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ کردیں۔

امام عارف باللہ سیّدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبرٰے باب الوضوء میں حضرت سیّدی علی خوّاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:

كَانَ الْاِمَامُ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ اَكْثَرِ الْاَئِمَّةِ اَدَبًا مَّعَ اللهِ تَعَالٰى وَلِذٰلِكَ لَمْ يَجْعَلِ النِّيَّةَ فَرْضًا وَّسَمَّى الْوِتْرَ وَاجِبًا لِكَوْنِهِمَا ثَبَتَا بِالسُّنَّةِ لَا بِالْكِتَابِ فَقَصَدَ

یعنی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزّ و جلّ کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے اسی واسطے اُنہوں نے وضو میں نیّت کو فرض نہ کیا اور وتر کا نام واجب رکھا کہ یہ دونوں سُنّت سے ثابت ہیں نہ قرآنِ عظیم سے

۱۲ف ۱۹۳ احکامِ شریعت رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو سُپرد ہیں جس بات میں جو چاہیں اپنی طرف سے حکم فرمادیں وہی شریعت ہے۔

۱۳ف ۱۹۳ خدا کا فرض رسُول کے فرض کئے ہوئے سے اقوی ہے

بِذٰلِكَ تَمْيِيْزَمَا فَرَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَمْيِيْزَمَا اَوْجَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مَا فَرَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَشَدُّ مِمَّا فَرَضَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَاتِ نَفْسِهٖ حِيْنَ خَيَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يُّوْجِبَ مَاشَاءَ اَوْلَا يُوْجِبَ

تو امام نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرض میں فرق و تمیز کردیں اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اُس سے زیادہ مؤکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کر دیا جب کہ اللہ عزّ وجلّ نے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کو اختیار دے دیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کر دیں جسے نہ چاہیں نہ کریں

اُسی میں بارگاہ وحی و تفرع احکام کی تصویر دکھا کر فرمایا :-

كَانَ الْحَقُّ تَعَالٰى جَعَلَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْرَعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ مَاشَاءَ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ تَحْرِيْمِ شَجَرِ مَكَّةَ فَاِنَّ عَمَّهُ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمَّا قَالَ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَلَوْاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَجْعَلْ لَهٗ اَنْ يَّشْرَعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ لَمْ يَتَجَرَّءْ صَلَّى

یعنی حضرت عزت جلّ جلالہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا تھا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں جس طرح حرم مکہ کی نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم گیاہ اِذخِر کو اس حکم سے نکال دیجئے فرمایا اچھا نکال دی اُس کا کاٹنا جائز کر دیا اگر اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْتَثْنِیَ شَیْئًا مِّمَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو یہ رُتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مُقرّر فرمائیں تو ہرگز حضور ایسا نہ فرماتے کہ جو چیز خُدا نے حرام کی اُس میں سے کچھ مستثنیٰ فرمادیں۔

اقول یہ مضمون متعدد احادیث صحیحہ میں ہے[۱۴ف۱۹۵]

حدیث ۱:- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیحین میں

فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَ قُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ

یعنی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسُول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) مگر اذخر کہ وہ ہمارے سُناروں اور قبروں کے کام آتی ہے فرمایا مگر اذخر۔

حدیث ۲:- ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز صحیحین میں:-

قَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّا نَجْعَلُہٗ فِیْ بُیُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

ایک مرد قریشی نے عرض کی مگر اذخر یارسُول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کہ ہم اُسے اپنے گھروں اور قبروں میں سرف کرتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مگر اذخر مگر اذخر۔

حدیث ۳:- صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سنن ابن ماجہ میں:-

فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّہٗ لِلْبُیُوْتِ وَالْقُبُوْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی مگر اذخر کہ وہ گھروں اور قبروں کے لئے ہے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۴ف۱۹۵۔ اٹھاون حدیثیں جن میں مستفاد کہ احکام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سُپرد ہیں۔

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ — مگر اذخر۔

نیز میزانِ مبارک میں شریعت کی کئی قسمیں کیں ایک وہ جس پر وحی وارد ہوئی۔

اَلثَّانِیْ مَا اَبَاحَ الْحَقُّ تَعَالٰی لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسُنَّہٗ عَلٰی رَأْیِہٖ ھُوَ کَتَحْرِیْمِ لُبْسِ الْحَرِیْرِ عَلَی الرِّجَالِ وَقَوْلِہٖ فِیْ حَدِیْثِ تَحْرِیْمِ مَکَّۃَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَانَ یُحَرِّمُ جَمِیْعَ نَبَاتِ الْحَرَمِ لَمْ یَسْتَثْنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِذْخِرَ وَنَحْوُ حَدِیْثِ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَنَحْوُ حَدِیْثِ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمْ تَسْتَطِیْعُوْا فِیْ جَوَابِ مَنْ قَالَ لَہٗ فِیْ فَرِیْضَۃِ الْحَجِّ اَکُلَّ عَامٍ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَقَدْ کَانَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَفِّفُ عَلٰی اُمَّتِہٖ وَیَنْہَاھُمْ عَنْ کَثْرَۃِ السُّؤَالِ وَیَقُوْلُ

یعنی شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کے رب عزوجل نے ماذون فرما دیا کہ خود اپنی رائے جو راہ چاہیں قائم فرمائیں۔ مردوں پر ریشم کا پہننا حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اسی طور پر حرام فرما دیا اور اسی طرح حُرمتِ مکہ سے گیاہ اذخر کو استثنا فرما دیا اگر اللہ عزوجل نے مکہ معظمہ کی ہر جڑی بوٹی کو حرام نہ کیا ہوتا تو حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اذخر کے مستثنیٰ فرمانے کی کیا حاجت ہوتی اور اسی قبیل سے ہے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا ارشاد کہ اگر اُمّت پر مشقّت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی رات تک ہٹا دیتا اور اسی باب سے ہے کہ جب حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرض حج بیان فرمایا کسی نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کیا حج ہر سال فرض ہے فرمایا نہ۔ اور اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال فرض ہو جائے اور پھر تم سے نہ ہو سکے گا اور یہی وجہ ہے کہ حضور (صلی اللہ

أُتْرُكُوْنِیْ مَاتَرَکْتُکُمْ اھ باختصار — تعالیٰ علیہ وسلم) اپنی اُمت پر تخفیف و آسانی فرماتے اور مسائل زیادہ پُوچھنے سے منع کرتے اور فرماتے مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑوں۔

اقول یہ مضمون بھی کہ میں نمازِ عشاء کو مؤخر فرما دیتا متعدد احادیثِ صحیحہ میں ہے:۔

حدیث ۴:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما معجم کبیر طبرانی میں کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِیْفِ وَ سُقْمُ السَّقِیْمِ لَاَخَّرْتُ صَلَاۃَ الْعَتَمَۃِ۔ — اگر ضعیف کے ضُعف، مریض کے مرض کا پاس نہ ہوتا تو میں نمازِ عشاء کو پیچھے ہٹا دیتا۔

حدیث:۔ آئندہ ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند احمد وسنن ابی داؤد و ابن ماجہ وغیرہا میں یُوں ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِیْفِ وَسُقْمُ السَّقِیْمِ وَحَاجَۃُ ذِی الْحَاجَۃِ لَاَخَّرْتُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ۔ — اگر کمزور کی ناتوانی بیمار کے مرض کامی کے کام کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر فرما دیتا۔

وَرَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ بِلَفْظِ لَوْلَا اَنْ یَّثْقُلَ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ صَلَاۃَ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ۔

حدیث۔ آئندہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احمد و ابن ماجہ ومحمد بن نصر کی روایت میں یُوں ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلّم نے فرمایا:۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ — اگر اپنی اُمّت کو مشقت میں ڈالنے کا

اَلْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْنِصْفِ اللَّیْلِ۔ — لحاظ نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی یا آدھی رات تک ہٹا دیتا۔

وَاَخْرَجَهُ ابْنُ جَرِیْرٍ فَقَالَ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ

اور ان کے سوا اور احادیث صحیحہ عنقریب اسی معنی میں آتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ نیز یہ مضمون کہ میں ہاں فرمادوں تو حج ہر سال فرض ہو جائے متعدد احادیث صحاح میں ہے :-

حدیث ۵ :- ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عِنْدَ اَحْمَدَ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِیِّ

حدیث ۶ :- امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لَا وَلَوْقُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ — ہر سال فرض نہیں اور میں ہاں کہہ دوں تو فرض ہو جائے۔

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حدیث ۷ :- ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے :-

لَوْقُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ اِذًا لَّاتَسْمَعُوْنَ وَلَاتُطِیْعُوْنَ — میں ہاں فرمادوں تو فرض ہو جائے پھر تم نہ سنو نہ بجا لاؤ۔

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

حدیث ۸ :- انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے :-

لَوْقُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِهَا وَلَوْلَمْ — اگر میں ہاں فرمادوں تو واجب ہو جائے اور اگر واجب ہو جائے تم بجا نہ لاؤ اور

تَقُوْمُوْا بِهَا لَعُذِّبْتُمْ ۔ اگر بجا نہ لاؤ تو عذاب کیے جاؤ۔

رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور مضمون اخیر کہ مجھے چھوڑے رہو یہ بھی صحیح مسلم و سنن نسائی میں اُسی حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہے کہ فرمایا:۔

لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ۔ اگر میں فرماتا ہاں تو ہر سال واجب ہو جاتا اور بے شک تم نہ کر سکتے۔

پھر فرمایا:۔

ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ

مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑوں کہ اگلی اُمّتیں اسی کثرت سوال اور اپنے انبیاء کے خلافِ مُراد چلنے سے ہلاک ہوئیں تو جب میں تمہیں کسی بات کا حُکم فرماؤں تو جتنی جلدی ہو سکے بجا لاؤ اور جب کسی بات سے منع فرماؤں تو اُسے چھوڑ دو۔

وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ مُخْتَصَرًا[ط] یعنی جس بات میں مَیں تم پر وجوب یا حُرمت کا حکم نہ کروں اُسے کھود کھود کر نہ پُوچھو کہ پھر واجب یا حرام کا حکم فرما دوں تو تم پر تنگی ہو جائے۔

یہاں سے[۱۵۶و۱۵] یہ بھی ثابت ہوا کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے جس بات کا نہ حکم دیا نہ منع فرمایا وہ مباح و بلا حرج ہے۔ وہابی اسی اصل اصیل سے جاہل ہو کر ہر جگہ پُوچھتے ہیں کہ خدا و رسول نے اس کا کہاں حکم دیا ہے؟ اُن احمقوں کو اتنا ہی جواب کافی ہے کہ خدا و رسول نے کہاں منع کیا ہے؟ جب نہ حکم دیا نہ منع کیا تو جواز رہا تم جو ایسے کاموں کو منع کرتے ہو اللہ و رسول پر افترا کرتے بلکہ خود شارع بنتے ہو کہ شارع صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تو منع کیا نہیں اور تم منع کر رہے ہو مجلس میلاد مبارک و قیام و فاتحہ

ط امام ابن ماجہ نے حدیث کا یہ حصہ الگ روایت کیا۔

سوم وغیرہا مسائل بدعتِ وہابیہ سب اسی اصل سے طے ہو جاتے ہیں۔

اعلیٰحضرت حجۃ الخلف بقیۃ السلف خاتمۃ المحققین سیّدنا الوالد قدس سرہ الماجد نے کتاب مستطاب **اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد** میں اس کا بیان اعلیٰ درجہ کا روشن فرمایا ہے فَنَوَّرَ اللّٰہُ مَنْزِلَہٗ وَاَکْرَمَ عِنْدَہٗ نُزُلَہٗ اٰمِیْن۔

امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں:

مِنْ خَصَائِصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ۔

سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے جس حکم سے چاہتے مستثنیٰ فرما دیتے۔

علامہ زرقانی نے شرح میں بڑھایا (مِنَ الْاَحْکَامِ) وَغَیْرِھَا کچھ احکام ہی کی خصوصیت نہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جس چیز سے چاہیں جسے چاہیں خاص فرمادیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام جلیل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائص کبرےٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا

بَابُ اخْتِصَاصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنَّہٗ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ

باب اس بیان کا کہ خاص نبی ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔

امام قسطلانی علیہ الرحمۃ نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے تحریر کئے اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے دس۔ پانچ وہ اور پانچ اور فقیر نے ان زیادات سے تین واقعے ترک کر دیئے اور پندرہ اور بڑھائے اور اُن کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں اور جملہ بائیس واقعے ہوئے وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اُن کی تفصیل[۱۶ تا ۱۹۷] اور ہر واقعے پر حدیث سے دلیل سُنیئے۔

حدیث صحیحین ۱؎ :- میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اُن کے ماموں ابو بُردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ عید سے پہلے قربانی کر لی تھی جب معلوم ہوا یہ کافی نہیں۔ عرض کی یارسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم) وہ میں کرچکا اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے فرمایا :-

اِجْعَلْهُ مَكَانَهٗ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ	اُس کی جگہ اُسے کر دو اور ہرگز اتنی عُمر کی بکری تمہارے بعد دوسرے کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے

خُصُوْصِيَّةٌ لَّهٗ لَا تَكُوْنُ لِغَيْرِهٖ اِذْ كَانَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّخُصَّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ	یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ایک خصوصیت ابُو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشی جس میں دوسرے کا حصّہ نہیں اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں

نیز حدیث :- صحیحین میں عقبہ ۲؎ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لئے جانور عطا فرمائے ان کے حصے شش ماہہ بکری آئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے حال عرض کیا فرمایا :- ضَحِّ بِهَا تم اسی کی قربانی کر دو سنن بیہقی میں بسند صحیح اتنا اور زائد ہے وَلَا رُخْصَةَ فِيْهَا لِاَحَدٍ بَعْدَكَ تمہارے بعد اور کسی کے لئے اس میں رُخصت نہیں۔

(پچھلے صفحہ کے حوالہ جات) ۱۵ و ۱۹۶ ایک اسی اصل سے مجلس میلاد و قیام و فاتحہ و سوم وغیرہ تمام مسائل بدعت دہابیہ طے ہو جاتے ہیں۔ واقعہ ۱؎ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے شش ماہہ بکری کی قُربانی جائز فرمادی۔ واقعہ ۲؎ ایک بار عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی اجازت کی۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں احکام مفوض بود بوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر قولِ صحیح۔

حدیث ۱۱۔ صحیح مسلم میں اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب بیعتِ زناں کی آیت اُتری اور اُس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی کہ لَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ اور مُردے پر بیان کر کے رونا چیخنا بھی گناہ تھا میں نے عرض کی :۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ فَاِنَّھُمْ کَانُوْا اَسْعَدُوْنِیْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَا بُدَّ لِیْ مِنْ اَنْ اُسْعِدَھُمْ	یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) فلاں گھر والوں کو استثنا فرما دیجیے کہ انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں میرے ساتھ ہو کر میرے ایک میت پر نوحہ کیا تھا تو مجھے اُن کی میت پر نوحے میں اُن کا ساتھ دینا ضرور ہے۔
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ	سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا وہ مستثنیٰ کردیئے۔

اور سنن نسائی میں ہے ارشاد فرمایا اِذْھَبِیْ فَاَسْعِدِیْھَا جا اُن کا ساتھ دے آ۔ یہ گئیں اور وہاں نوحہ کر کے پھر واپس آکر بیعت کی۔

ترمذی کی روایت میں ہے فَاَذِنَ لَھَا سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نوحہ کی اجازت دے دی۔

مسند احمد میں ہے فرمایا اِذْھَبِیْ فَکَافِئِیْھِمْ جا اُن کا بدلہ اُتار آ۔

امام نووی اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص رخصت اُمِّ عطیہ کو دے دی تھی خاص آلِ فلاں کے بارے میں وَلِلشَّارِعِ اَنْ یَّخُصَّ مِنَ الْعُمُوْمِ مَا شَاءَ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ عام سے جو چاہیں خاص

سے واقعہ اُم عطیہ کو ایک جگہ نوحہ کرنے کی اجازت تحریر ہے

فرمادیں یہی مضمون۔

حدیث ۱۲:۔ ابنِ مردویہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ہے:۔

اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللهِ كَانَ اَبِیْ وَاَخِیْ مَاتَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَاِنَّ فُلَانَةَ اَسْعَدَتْنِیْ وَقَدْ مَاتَ اَخُوْهَا الْحَدِیْث	انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میرا باپ اور بھائی زمانۂ جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے اور فلاں عورت نے (نوحہ میں) میرا ساتھ دیا تھا اور اب اس کا بھائی مرگیا ہے۔ (مترجم)

حدیث ۱۳:۔ ترمذی میں اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے اُنہوں نے بھی ایک جگہ نوحے کا بدلہ اُتارنے کی اجازت مانگی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے انکار فرمایا۔

قَالَتْ فَرَاجَعْتُهٗ مِرَارًا فَاَذِنَ لِیْ ثُمَّ لَمْ اَنُحْ بَعْدَ ذٰلِكَ	میں نے کئی بار حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) سے عرض کی آخر حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) نے اجازت دے دی پھر میں نے کہیں نوحہ نہ کیا۔

حدیث ۱۴:۔ احمد و طبرانی میں مصعب بن نوح سے ہے ایک بڑی بی نے وقتِ بیعت نوحے کا بدلہ اُتارنے کا اذن چاہا فرمایا:۔

اِذْهَبِیْ فَكَافِئِیْهِمْ	جاؤ عوض کر آؤ۔ (بدلہ اُتار آؤ)۔
اَقُوْلُ وَظَاهِرٌ اَنَّ كُلَّ رُخْصَةٍ تَخْتَصُّ بِصَاحِبَتِهَا لَا	میں کہتا ہوں ظاہر یہ ہے کہ ہر رخصت اس خاتون کے ساتھ خاص ہے جسے

واقعہ ۴: ایک بار خولہ بنت حکیم کو اجازت فرمادی۔ واقعہ ۵: یونہیں اسماء بنت یزید کو ایک دفعہ کی پروانگی عطا کی۔ ۱؎ محتمل ہے کہ یہ بی بی اُمِّ عطیہ ہوں لہٰذا واقعہ جُداگانہ نہ شمار ہُوا۔ ۱۲ منہ

شَرِكَةَ فِيهَا لِغَيْرِهَا فَلَا يُعَكِّرُ
بِمَا ذَكَرْنَا عَلٰى قَوْلِ النَّوَوِيِّ اَنَّ
هٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلَى التَّرْخِيْصِ لِاُمِّ
عَطِيَّةَ فِيْ اٰلِ فُلَانٍ خَاصَّةً وَّ
بِمِثْلِهٖ يَنْدَفِعُ مَا اسْتَشْكَلُوْا مِنَ
التَّعَارُضِ فِيْ حَدِيْثَيِ التَّضْحِيَةِ
لِاَبِيْ بُرْدَةَ وَعُقْبَةَ لَاسِيَّمَا مَعَ
زِيَادَةِ الْبَيْهَقِيِّ الْمَذْكُوْرَةِ فَاِنَّهٗ
حُكْمٌ لَاخَبَرٌ وَّلَاشَكَّ اَنَّ الشَّارِعَ
اِذَا خَصَّ اَبَا بُرْدَةَ كَانَ كُلُّ مَنْ
سِوَاهُ دَاخِلًا فِيْ عُمُوْمِ عَدَمِ
الْاَجْزَاءِ وَكَذَا حِيْنَ خَصَّ عُقْبَةَ
فَصَدَقَ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ لَّنْ تُجْزِئَ
اَحَدًا بَعْدَكَ فَافْهَمْ فَقَدْ خَفِيَ
عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَعْلَامِ

رخصت دی گئی، اس میں کسی دوسری عورت کے لئے شراکت نہیں ہے، ہمارے بیان سے امام نووی کے اس قول پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ یہ آل فلاں کے بارے میں خاص طور پر اُمِ عطیہ کے لئے رخصت دینے پر محمول ہے، ایسے ہی حضرت ابو بردہ اور حضرت عقبہ کی روایت کردہ قربانی کی دو حدیثوں کے درمیان تعارض کا اشکال دُور ہو جائے گا، خصوصاً امام بیہقی کی مذکورہ زیادتی کے ساتھ، کیونکہ وہ حکم ہے اور خبر نہیں، اور اس میں شک نہیں کہ جب شارع علیہ السّلام نے حضرت ابو بردہ کی تخصیص کر دی تو ان کے علاوہ ہر شخص ناکافی ہونے کے حکم کے عموم میں داخل ہوگا، اسی طرح جب حضرت عقبہ کی تخصیص فرمائی تو ہر دفعہ یہ فرمان سچ ہوگا کہ تمہارے بعد کسی کے لئے کافی نہیں، خوب اچھی طرح سمجھ لو کیونکہ یہ تحقیق بہت سے اکابر سے مخفی رہ گئی ہے۔ (مترجم)

حدیث ۱۵: طبقات ابن سعد[۶] میں اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

واقعہ ۶ اسماء بنت عمیس کو عدتِ وفات کا سوگ معاف فرما دیا۔

ہے جب اُن کے شوہر اوّل جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا :۔

تَسَلَّبِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ اصْنَعِیْ مَا شِئْتِ — تین دن سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو

یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کو اُس حکمِ عام سے استثنا فرما دیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔

حدیث ۱۶ :۔ ابنِ السکن میں ابو النعمان ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ایک شخص نے ایک عورت کو پیامِ نکاح دیا سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مہر دو عرض کی میرے پاس کچھ نہیں فرمایا :۔

أَمَا تُحْسِنُ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ — کیا تجھے قرآنِ عظیم کی کوئی سُورت نہیں

فَاصْدِقْهَا السُّوْرَةَ وَلَا يَكُوْنُ — آتی وہ سُورت سکھانا ہی اس کا مہر کر دو

لِأَحَدٍ بَعْدَكَ مَهْرًا — تیرے بعد یہ پھر کسی اور کو کافی نہیں۔

وَرَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مُّخْتَصَرًا

حدیث ۱۷ :۔ ابی داؤد ونسائی وطحاوی وابن ماجہ وخزیمہ میں عم عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری

اور **حدیث ۱۸** :۔ مصنّف ابن ابی شیبہ و تاریخ بخاری و مسند ابی یعلے وصحیح ابنِ خزیمہ ومعجم کبیر طبرانی میں خود حضرت خزیمہ

اور **حدیث ۱۹** :۔ حارث بن اُسامہ میں نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا وہ بیچ کر مکر گئے اور گواہ مانگا جو مسلمان آتا اعرابی کو جھڑکتا کہ خرابی ہو تیرے لئے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق کے سوا کیا فرمائیں گے (مگر گواہی کوئی نہیں دیتا کہ کسی کے سامنے کا واقعہ نہ تھا) اتنے میں

واقعہ ۷ ایک صاحب کو مہر کی جگہ صرف سُورتِ قرآن سکھانا کافی کہہ دیا واقعہ ۸ خزیمہ بن ثابت کی گواہی کو شہادت کی نصاب کامل کر دیا

خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے گفتگو سن کر بولے

بِتَصْدِيْقِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (وَفِي الثَّانِيْ) صَدَّقْتُكَ بِمَاجِئْتَ بِهٖ وَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَاتَقُوْلُ اِلَّاحَقًّا (وَفِي الثَّالِثِ) اَنَا اُصَدِّقُكَ عَلٰى خَبَرِالسَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَلَا اُصَدِّقُكَ عَلَى الْاَعْرَابِيِّ۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم) میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائیں گے آسمان و زمین کی خبروں پر حضور کی تصدیق کرتا ہوں کیا اس اعرابی کے مقابلے میں تصدیق نہ کروں ۔

اس کے انعام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ہمیشہ ان کی گواہی دو مرد کی شہادت کے برابر فرما دی اور ارشاد فرمایا :۔

مَنْ شَهِدَ لَهٗ خُزَيْمَةُ اَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَحَسْبُهٗ

خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے ۔

ان احادیث سے ثابت ہے کہ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) نے قرآنِ عظیم کے حکم عام

وَاَشْهِدُوْاذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ

سے خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرما دیا۔

حدیث ۲۰ :۔ صحاحِ ستّہ[۹] ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم) میں ہلاک ہوگیا فرمایا کیا ہے عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی ۔ فرمایا غلام آزاد کرسکتا ہے عرض کی نہ ۔ فرمایا لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے ۔ عرض کی نہ ۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاسکتا ہے ۔ عرض کی نہ ۔ اتنے میں خرمے خدمتِ اقدس میں لائے گئے

واقعہ ۹ ایک صاحب کے لئے روزے کا کفارہ خود ہی کھا لینا جائز فرما دیا ۔

حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) نے فرمایا انھیں خیرات کر دے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر۔ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم یہ سُن کر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

مُسلمانو گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سُنا ہوگا سوا دو من خرمے سرکار علیہ التحیۃ والثناء سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو کفارہ ہوگیا۔ واللہ یہ محمّد رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے ہاں ہاں یہ بارگاہِ بیکس پناہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ کی خلافتِ کبریٰ ہے اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر کو حسنات کر دیتی ہے جب تو ارحم الراحمین جلّ جلالہٗ نے گناہ گاروں خطاداروں تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الاٰیۃ گناہگار تیرے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور آپ شفاعت فرمائیں تو خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .. یہی مضمون

حدیث ۲۱: صحیح مسلم میں اُم المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور

حدیث ۲۲: مسند بزاز و معجم اوسط طبرانی میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

حدیث ۲۳: دارقطنی میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے ارشاد فرمایا:۔

كُلْهُ اَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللهُ عَنْكَ تو اور تیرے اہل وعیال یہ خرمے کھالیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ

ادا فرما دیا۔

ہدایہ میں ہے فرمایا :۔

كُلْ اَنْتَ وَعِيَالُكَ تَجْزِئُكَ وَلَا تَجْزِئُ اَحَدًا بَعْدَكَ — تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابی داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔

اِنَّمَا كَانَ هٰذِهٖ رُخْصَةً لَّهٗ خَاصَّةً وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ بُدٌّ مِّنَ التَّكْفِيْرِ — یہ خاص اسی شخص کے لئے رخصت تھی آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ سے چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا وَفِي الْحَدِيْثِ وُجُوْهٌ اُخَرُ۔

حدیث ۲۴ :۔ صحیح مسلم[1] و سنن نسائی و ابن ماجہ و مسند امام احمد میں زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ابو حذیفہ کی بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) سالم (غلام آزاد کردہٗ ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میرے سامنے آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے ابو حذیفہ کو یہ ناگوار ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اَرْضِعِيْهِ حَتّٰى يَدْخُلَ عَلَيْكِ — تم اسے دودھ پلا دو کہ بے پردہ تمہارے پاس آنا جائز ہو جائے۔

ام المؤمنین ام سلمہ وغیرہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے فرمایا :۔

---

[1] واقعہ ۱۱ ایک صاحب کو جوانی میں ایک بی بی کا دودھ پینے کی اجازت دی اور اس سے حرمت رضاعت ثابت فرمادی

مَا نَرٰی هٰذِهٖ اِلَّا رُخْصَةً اَرْخَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّةً

ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رُخصت حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کے لئے فرمادی تھی۔

حدیث ۲۵:۔ ابن سعد و حاکم میں بطریق عمرہ بنت عبدالرحمٰن خود سہلہ زوجہ ابی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مضمون مذکور مروی کہ اُنہوں نے جب حال سالم عرض کیا،

فَاَمَرَهَا اَنْ تُرْضِعَهٗ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے دُودھ پلا دینے کا حکم فرمایا اُنہوں نے پلا دیا اور سالم اُس وقت مرد جوان تھے جنگ بدر شریف میں شریک ہو چکے تھے۔ جوان آدمی کو اوّل تو عورت کا دُودھ پینا ہی کب حلال ہے اور پیئے تو اُس سے پسر رضاعی نہیں ہو سکتا مگر حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) نے ان حُکموں سے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرما دیا۔

حدیث ۲۶:۔ صحاحِ ستّہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّالزُّبَیْرِ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ لِحِكَّةٍ

یعنی عبدالرحمٰن بن عوف و زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدن میں خُشک خارش تھی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اُنھیں ریشمیں کپڑے کی اجازت عطا

واقعہ ۱۱:۔ دو صاحبوں کو ریشمیں کپڑے پہننے کی اجازت فرما دی

واقعہ ۱۲:۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو بحالتِ جنابت مسجدِ اقدس میں رہنا مباح فرما دیا۔

كَانَتْ بِهِمَا   فرمادی۔

حدیث ۲۷ :۔ ترمذی[12] و ابی یعلے و بیہقی میں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلّم نے امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا

يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّجْنِبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ۔

اے علی میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحالِ جنابت داخل ہو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث ۲۸ :۔ مستدرک حاکم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جناب امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علی کو تین باتیں وہ دی گئیں کہ اُن میں سے میرے لئے ایک ہوتی تو مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ پیاری تھی۔ (سُرخ اُونٹ عزیز ترین اموالِ عرب ہیں) کسی نے کہا یا امیر المؤمنین وہ کیا ہیں؟ فرمایا دُخترِ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شادی۔

وَسُكْنَاهُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِلُّ لَهٗ مَا يَحِلُّ لَهٗ۔

اور اُن کا مسجد میں رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ انہیں مسجد میں روا تھا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روا تھا۔

(یعنی بحالِ جنابت رہنا) اور روزِ خیبر کا نشان۔

حدیث ۲۹ :۔ معجم کبیر[13] طبرانی و سنن بیہقی و تاریخ ابن عساکر میں اُمّ المؤمنین اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں

اَلَا اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ لَا يَحِلُّ   سُن لو یہ مسجد کسی جنب کو حلال ہے نہ

واقعہ ۱۳۔ کہ مخدراتِ اہلبیت طہارت کو بحالت عارضہ ماہانہ مسجد مبارک میں آنا جائز فرما دیا۔

لِجُنُبٍ وَّلَا لِحَائِضٍ اِلَّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَزْوَاجِهٖ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِيٍّ اَلَا بَيَّنْتُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا

کسی حائض کو مگر سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور حضور کی ازواجِ مطہرات و حضرت بتول زہرا اور مولیٰ علی کو صلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب وعلیہم وسلّم سن لو میں نے تم سے صاف بیان فرما دیا کہ کہیں بہک نہ جاؤ۔

هٰذِهٖ رِوَايَةُ الطَّبْرَانِيْ

حدیث ۳۰: صحیحین میں براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔

نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

باایںہمہ خود براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگشتری طلائی پہنتے۔ ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح ابوالسفر سے روایت کی۔

قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ۔

میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا۔

وَرَوٰى نَحْوَهُ الْبَغْوِيُّ فِي الْجَعْدِيَّاتِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ

امام احمد مسند میں فرماتے ہیں:۔

حَدَّثَنَا اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا اَبُوْرَجَاءٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّكَانَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ لَهٗ لِمَ تَخَتَّمُ بِالذَّهَبِ وَقَدْ نَهٰى عَنْهُ

یعنی محمد بن مالک نے کہا میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا لوگ اُن سے کہتے تھے آپ سونے کی انگشتری کیوں پہنتے ہیں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی

واقعہ ۱۴۔ براء بن عازب کو سونے کی انگوٹھی پہننے کی اجازت فرما دی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْبَرَّاءُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ غَنِيْمَةٌ يَقْسِمُهَا سَبْيٌ وَّخُرْتِيٌّ قَالَ فَقَسَّمَهَا حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْخَاتَمُ فَرَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ اِلٰى اَصْحَابِهِ ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ اَيْ بَرَّاءُ فَجِئْتُهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَخَذَ الْخَاتَمَ فَقَبَضَ عَلٰى كُرْسُوْعِيْ ثُمَّ قَالَ خُذْ اِلْبَسْ مَا كَسَاكَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ وَكَانَ الْبَرَّاءُ يَقُوْلُ كَيْفَ تَاْمُرُوْنِيْ اَنْ اَضَعَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسْ مَا كَسَاكَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ۔

ہے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کے سامنے اموالِ غنیمت غلام و متاع حاضر تھے۔ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) تقسیم فرمارہے تھے سب بانٹ چکے یہ انگوٹھی باقی رہی۔ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) نے نظرِ مبارک اُٹھا کر اپنے اصحابِ کرام کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کر لی اور پھر نظر اُٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نظر اُٹھا کر دیکھا اور مجھے بُلایا اے براء میں حاضر ہو کر حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کے سامنے بیٹھ گیا سیّد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی لے کر میری کلائی تھامی پھر فرمایا لے پہن لے جو کچھ تجھے اللہ و رسول پہناتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تم لوگ کیونکر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اُتار ڈالوں جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ لے پہن لے جو کچھ اللہ و رسول نے پہنایا۔ جلّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

حدیث ۳۱ :۔ دلائل النبوۃ[۱۵] بیہقی میں بطریقِ اِحسن مروی سیّد عالم صلی اللہ تعالےٰ

واقعہ ۱۵۔ سراقہ کو سونے کے کنگن حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی اجازت سے پہنائے گئے۔

علیہ وسلّم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:۔

كَيْفَ بِكَ إِذَا لَبِسْتَ سِوَارَيْ كِسْرٰى۔

وہ وقت تیرا کیسا وقت ہو گا جب تجھے کسرےٰ بادشاہِ ایران کے کنگن پہنائے جائیں گے

جب ایران زمانۂ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فتح ہُوا اور کسرےٰ کے کنگن کمر بند تاج خدمتِ فارُوقی میں حاضر کیے گئے امیر المؤمنین نے اُنہیں پہنائے اور فرمایا اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر کہو:۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَلَبَهُمَا كِسْرَى بْنَ هُرْمُزَ وَاَلْبَسَهُمَا سُرَاقَةَ الْاَعْرَابِيَّ۔

اللہ بہت بڑا ہے سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسرےٰ بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو پہنائے۔

قَالَ الْعَلَّامَةُ الزُّرْقَانِيُّ فِيْ هٰذَا اِسْتِعْمَالُ الذَّهَبِ وَهُوَ حَرَامٌ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا فَعَلَهٗ تَحْقِيْقًا لِّمُعْجِزَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّقِرَّهُمَا فَاِنَّهٗ رُوِيَ اَنَّهٗ اَمَرَهٗ فَنَزَعَهُمَا وَجَعَلَهُمَا فِي الْغَنِيْمَةِ وَمِثْلُ هٰذَا لَا يُعَدُّ اِسْتِعْمَالًا اھ

علامہ زرقانی نے فرمایا اس میں سونے کا استعمال ہے اور وہ حرام ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت سراقہ نے یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزے کو ثابت کرنے کیلئے کیا۔ یہ نہیں کہ وہ کنگن پہنے رہے ہوں، کیونکہ مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانے پر انہوں نے اُتار دیئے اور مالِ غنیمت میں شامل کر دیئے گئے اور ایسا عمل شمار نہیں کیا جاتا۔

اقول رَحِمَكَ اللّٰهُ مِنْ فَاضِلٍ كَبِيْرِ الشَّانِ اِنَّمَا الْمُعْجِزَةُ اِخْبَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں کہتا ہوں:۔ اے عظیم الشان فاضل (علامہ زرقانی) اللہ تعالےٰ آپ پر رحم فرمائے! معجزہ تو یہ ہے کہ

بِاَنَّہٗ یَلْبَسُ سَوَارَیْ کِسْرٰی فَاِنَّمَا تَحْقِیْقُھَا بِلُبْسِہٖ وَاِنَّمَا الْحَرَامُ اللُّبْسُ وَلَیْسَ مِنْ شَرْطِ الْحُرْمَۃِ اللُّبْثُ فَالْوَاضِحُ مَاجَنَحْتُ اِلَیْہِ مِنْ اَنَّ ھٰذَا تَرْخِیْصٌ وَ تَخْصِیْصٌ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسُرَاقَۃَ وَلَمْ یَکُنْ فِی الْحَدِیْثِ مَایَدُلُّ عَلَی التَّمْلِیْکِ فَفَعَلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا اَرْشَدَ اِلَیْہِ الْحَدِیْثُ ثُمَّ رَدَّھُمَا مَرَدَّھُمَا

نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ حضرت سراقہ، شاہِ ایران کے کنگن پہنیں گے، اس معجزہ کی تحقیق حضرت سراقہ کا کنگن پہننا ہے، اور پہننا حرام ہے، حُرمت کی شرط دیر تک پہنے رہنا نہیں ہے (بلکہ فقط پہننا حرام ہے) لہٰذا واضح وہ بات ہے جو میں نے اختیار کی ہے اور وہ یہ کہ یہ نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے حضرت سراقہ کو رُخصت اور خُصوصیت عطا فرمانا ہے، حدیث شریف میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو انہیں مالک بنانے پر دلالت کرے لہٰذا امیر المؤمنین نے حدیث شریف کی ہدایت پر عمل کیا، پھر وہ کنگن مالِ غنیمت میں شامل کر دیئے

حدیث ۳۲: طبقات ابن سعد[16] میں منذر ثوری سے ہے امیر المؤمنین حضرت علی وطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں گفتگو ہوئی۔ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ نے (اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ ابو القاسم کا) نام بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک رکھا اور کنیت بھی حضور

واقعہ ۱۶۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو اپنا نام و کنیت جمع کرنے کی اجازت فرمائی۔

(علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی کنیت ہے حالانکہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ نے ایک جماعت قریش کو بلا کر گواہی دلوائی ——— کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین سے ارشاد فرمایا تھا۔

سَیُوْلَدُ لَکَ بَعْدِیْ غُلَامٌ فَقَدْ نَحَلْتُہٗ اِسْمِیْ وَکُنْیَتِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ بَعْدَہٗ

عنقریب میرے بعد تمہارے ایک لڑکا ہوگا میں نے اُسے اپنے نام و کنیت دونوں عطا فرما دیئے اور اُس کے بعد میرے کسی اور اُمتی کو حلال نہیں۔

لہ شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں عُلماء را دریں مسئلہ اقوال ست وقول صواب ازیں مقالات آں ست کہ تسمیہ بنام شریف وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جائز بلکہ مستحب ست وتکنی بکنیّت وے اگرچند بعد از زمان شریف وے باشد ممنوع ومنع ازاں دراں زمان ممنوع قوی تر وسخت تر بود وہمچنیں جمع کردن میان نام وکنیت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ممنوع بطریق اولیٰ وآنکہ علی مرتضیٰ کرد مخصوص بود بوے رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیر اورا جائز نبود اھ

لکن فی التنویر من کان اسمہ محمدًا لا بأس بان یکنی ابا القاسم وعللہ فی الدر بنسخ النھی محتجا بفعل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اقول وکیف یفید النسخ مع نص الحدیث نفسہ ان ذٰلک کان رخصۃ من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کما سیأتی والمرام یحتاج الیٰ زیادۃ تحریر لا یرخص فیہ غرابۃ المقام واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں :۔

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنْ وُّلِدَ لِيْ وَلَدٌ بَعْدَكَ اُسَمِّيْهِ بِاسْمِكَ وَاُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً مِّنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ ۔

میں نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) حضور کے بعد اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں حضور کا نام پاک اُس کا نام رکھوں اور حضور کی کنیت اُس کی کنیت فرمایا ہاں یہ مولیٰ علی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی رُخصت تھی ۔

اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤْدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَ وَاَبُوْيَعْلٰى وَالْحَاكِمُ فِي الْكُنٰى وَالطَّحَاوِيُّ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرِكِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ وَالضِّيَاءُ فِي الْمُخْتَارَةِ عَنْهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔۔

حدیث ۳۲ :۔ صحیح بخاری و ترمذی و مسند احمد میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے غزوۂ بدر میں حضرت رقیہ بنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زوجۂ امیرالمؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار تھیں سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنہیں مدینہ طیبہ میں شہزادی کی تیمار داری کے لئے ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا :۔

اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهُ ۔

بے شک تمہارے لئے حاضرانِ بدر کے برابر ثواب حاضری کے مثل غنیمت کا حصہ ہے

یہ خصوصیت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادی حالانکہ جو حاضرِ جہاد نہ ہو غنیمت میں اُس کا حصہ نہیں سنن ابی داوٗد میں اُنھیں سے ہے ۔

ضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَّلَمْ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے لئے حصہ مقرر فرمایا اور اُن کے

واقعہ ۷ ۔ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے حاضری جہاد سہم غنیمت کا مستحق فرما دیا اور عطا فرمایا

يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرَہٗ ۔ کسی غیر حاضر کو حصّہ نہ دیا۔

حدیث ۔ آئندہ[۱۸] کتاب الفتوح میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر صوبہ کرکے بھیجا اُن سے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے لئے رعایا کے ہدایا طیّب کردیے اگر کوئی شخص تمہیں ہدیہ دے جائے قبول کرلو۔ عبید بن صخر کہتے ہیں جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تیس غلام لائے کہ اُنہیں ہدیہ دیئے گئے حالانکہ عاملوں کو رعایا سے ہدیہ لینا حرام ہے مسند ابویعلی بن حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

هَدَايَا الْعُمَّالِ حَرَامٌ كُلُّهَا ۔ عاملوں کے سب ہدیے حرام ہیں

مسند احمد و سنن بیہقی میں ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے ہیں :۔

هَدَايَا الْعُمَّالِ غُلُوْلٌ ۔ عاملوں کے ہدیے خیانت ہیں۔

حدیث ۳۴ :۔ صحیحین[۱۹] میں عبداللہ بن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ایک شخص (یعنی حبان بن منقذ بن عمرو انصاری یا اُن کے والد منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے) سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے عرض کی کہ میں فریب کھا جاتا ہوں (یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں) فرمایا :۔

مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ ۔ جس سے خریداری کرو یہ کہہ دیا کرو کہ فریب
زَادَ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ ثُمَّ اَنْتَ ۔ کی نہیں سہی پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہے
بِالْخِيَارِ ثَلٰثًا ۔ (اگر ناموافق پاؤ بیع ردّ کردو)

یہی مضمون **حدیث ۳۵** :۔ سنن اربعہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

واقعہ ۱۸ :۔ معاذ بن جبل کو اپنی رعیت سے تحائف لینا حلال فرما دیا۔

واقعہ ۱۹ :۔ ایک صاحب کے لئے بیع میں خیار مُقرر فرما دیا۔

وَذَكَرَ قِصَّةً وَّلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ

امام نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ و امام شافعی علیہ الرحمۃ اور بروایت اصح ہیں امام مالک وغیرہم آئمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک غبن باعث خیار نہیں کتنا ہی غبن کھائے بیع کو رد نہیں کرسکتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص انھیں کو نوازا تھا اوروں کے لئے نہیں یہی قول صحیح ہے۔

حدیث ۳۶: مشہور ہیں ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے نمازِ عصر کے بعد نماز سے ممانعت فرمائی۔

فِيْهِ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ كُلُّهَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَعَنْ مُعٰوِيَةَ فِيْ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَنْبَسَةَ فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ۔

خود اُم المؤمنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس ممانعت کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ فِيْ سُنَنِهٖ باایں ہمہ اُم المؤمنین عصر کی دو رکعتیں پڑھا کرتیں۔

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ أَنَّهُمْ أَرْسَلُوْهُ إِلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَّسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ لَّهَا بَلَغَنَا أَنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا۔

عُلما فرماتے ہیں یہ اُم المؤمنین کی خصوصیت تھی سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے جائز کردیا تھا۔

واقعہ ۲۰: کہ اُم المؤمنین کو عصر کے بعد دو رکعت نفل جائز فرما دیئے

قَالَہُ الْاِمَامُ الْجَلِیْلُ خَاتِمُ الْحُفَّاظِ السُّیُوْطِیُّ فِیْ اُنْمُوْذَجِ اللَّبِیْبِ ثُمَّ الزُّرْقَانِیُّ فِیْ شَرْحِ الْمَوَاهِبِ

حدیث ۳۷ :۔ صحیحین[۱] ومسند احمد وسنن نسائی وصحیح ابن حبان میں اُم المؤمنین سیّدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اور **حدیث ۳۸** :۔ احمد ومسلم وابو داؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ وابن حبان میں حضرت عبداللہ بن عباس

اور **حدیث ۳۹** :۔ احمد وابن ماجہ وابن خزیمہ وابونعیم وبیہقی میں ضباعہ بنت زبیر

اور **حدیث ۴۰** :۔ بیہقی وابن مندہ بِطَرِیْقِ هِشَامٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ حضرت جابر بن عبداللہ

اور **حدیث ۴۱** :۔ احمد وابن ماجہ وطبرانی میں جدہ ابی بکر بن عبداللہ بن زبیر یعنی اسماء بنت صدیق یا سعدے بنت عوف

اور **حدیث ۴۲** :۔ طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی چچازاد بہن ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا حج کا ارادہ ہے۔ عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) واللہ میں تو اپنے آپ کو بیمار ہی پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ مرض کے باعث ارکان ادا نہ کرسکوں پھر احرام سے کیونکر باہر آؤں گی فرمایا:۔

اَهِلِّیْ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ۔ — احرام باندھ اور نیّتِ حج میں یہ شرط لگا لے کہ الٰہی جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔

نسائی نے زائد کیا:۔

واقعہ ۲۱ :۔ ایک بی بی کو احرام میں شرط لگا لینا جائز فرما دیا

فَاِنَّ لَكَ عَلٰى رَبِّكَ مَا اسْتَثْنَيْتَ — تمہارا یہ استثناء تمہارے رب کے یہاں مقبول رہے گا۔

ضباعہ نے زائد کیا کہ فرمایا:۔

فَاِنْ حُبِسْتِ اَوْ مَرِضْتِ فَقَدْ حَلَلْتِ مِنْ ذٰلِكِ بِشَرْطِكِ عَلٰى رَبِّكِ عَزَّ وَجَلَّ۔ — اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑیں تو اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزوجل پر لگالی ہے احرام سے باہر ہو جاؤ گی۔

ہمارے آئمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں یہ ایک خاص اجازت تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں عطا فرمادی ورنہ نیت میں ایسی شرط اصلاً مقبول و معتبر نہیں۔ بَلْ وَافَقَنَا عَلَى اخْتِصَاصِهٖ بِهَا بَعْضُ الشَّافِعِيَّةِ كَالْخَطَّابِيِّ ثُمَّ الرُّوْيَانِيِّ كَمَا فِيْ عُمْدَةِ الْقَارِيْ لِلْاِمَامِ الْعَيْنِيِّ مِنْ بَابِ الْاِحْصَارِ حَتّٰى کہ

حدیث ۴۳:۔ مسند[۲۲] امام احمد میں بسند ثقات رجال صحیح مسلم ہے:۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا صَلَاتَيْنِ فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ — یعنی ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرما لیا۔

ان کے سوا امام جلیل جلال سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب مستطاب انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک مجمل فہرست میں نو واقعوں کے اور پتے دیئے ہیں کہ فقیر نے اُن تین کی طرح یہ بھی ترک کر دیئے لِوُجُوْهٍ يَّطُوْلُ اِيْرَادُهَا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

واقعہ ۲۲:۔ ایک شخص سے اس شرط پر اسلام قبول فرما لیا کہ دو نمازیں نہ پڑھے گا۔

عَلٰی تَوَاتُرِ الاٰثِہٖ ۔ تینتالیس حدیثیں یہ اور آٹھ حدیث بالائی دربارۂ تحریم مدینہ طیبہ جملہ اکاون احادیث ہیں جن میں بہت از روئے اسناد بھی خاص مقصود رسالہ کے مناسب تھیں اور بحیثیت تذلیلِ وہابیہ وتضلیل وتجہیل امام الوہابیہ تو سب ہی مقصودِ عام رسالہ کے ملائم ہیں انہیں بھی گنیے تو شمار احادیث یہاں تک ایک سو چھیانوے ہو مگر ہمارے نبیِ کریم رؤف و رحیم علیہ وعلیٰ آلہٖ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے :۔

اِنَّ اللہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَۃَ

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا مقرر فرما دیا ہے تو جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل میں بھی احسان کرو اور ذبح کرو تو ذبح میں بھی احسان برتو ۔

اَحْمَدُ وَالسِّتَّۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

لہٰذا میرا خامۂ تیغبار نجدی شکار، اپنے مقتولین مخذولین مذبوحین مقبوحین حضرات وہابیہ پر احسان کے لئے یہ بچا سا شمار سے الگ رکھتا اور بتوفیق اللہ تعالیٰ آگے صرف وہ بعض احادیث کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جلائل احکامِ تشریعیہ کی صریح اسنادوں پر مشتمل اور وہ کہ ان دلائل تفویض احکام بحضور سیّد الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسّلام کی مؤید و مکمل ہیں لکھتا ہے ان میں مؤیدات تفویض کی تقدیم کیجئے کہ اس مبحث کا سلسلہ رہے وباللہ التوفیق ۔

حدیث ۱۴۶ [۴۴] :۔ حدیث صحیح جلیل سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ و مسند امام طحاوی و معجم طبرانی و معرفت بیہقی کُلُّھُمْ بِطَرِیْقِ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللہِ الْجُدَلِیِّ عَنْ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ اِلَّا ابْنَ مَاجَۃَ فَعَنْ سُفْیٰنَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ خُزَیْمَۃَ کہ حضرت ذوالشہادتین خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثًا وَّلَوْ مَضَی السَّائِلُ عَلٰی مَسْئَلَتِہٖ لَجَعَلَھَا خَمْسًا

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے مسح موزہ کی مُدت تین رات مقرر فرمائی ہے اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا تو ضرور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پانچ راتیں کر دیتے۔

یہ ابن ماجہ کی روایت ہے اور روایت ابی داؤد اور ایک روایت معانی الآثار ابی جعفر اور ایک روایت بیہقی میں ہے فرمایا :۔

وَلَوِ اسْتَزَدْنَاہُ لَزَادَنَا

اگر ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ مانگتے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مُدت اور بڑھا دیتے۔

دُوسری روایت طحاوی میں ہے :۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ جَعَلَ الْمَسْحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَ لَیَالِیْھُنَّ وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً وَلَوْ اَطْنَبَ لَہُ السَّائِلُ فِیْ مَسْئَلَتِہٖ لَزَادَہٗ

بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسح موزہ کی مُدت مسافر کے لئے تین رات دن اور مقیم کے لئے ایک رات دن کر دی اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور زیادہ مُدت عطا فرماتے۔

بیہقی کی روایتِ اُخریٰ یوں ہے :۔

وَاَیْمُ اللّٰہِ لَوْ مَضَی السَّائِلُ فِیْ مَسْئَلَتِہٖ لَجَعَلَہٗ خَمْسًا

خدا کی قسم اگر سائل عرض کئے جاتا تو حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) مُدت کے پانچ دن کر دیتے۔

یہ حدیث بلاشبہ صحیح السند ہے اس کے سب رواۃ اجلہ ثقات ہیں۔ لاجرم امام ترمذی نے اُسے روایت کرکے فرمایا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز امام الشان یحییٰ بن معین سے نقل کیا یہ حدیث صحیح ہے :۔

وَھُوَ وَاِنْ لَّمْ یَذْکُرِ الزِّیَادَۃَ فَاِنَّمَا الْمُخْرِجُ الْمُخْرِجُ وَالطَّرِیْقُ

الطَّرِيْقُ حَيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَطَالَ الْاِمَامُ ابْنُ دَقِيْقِ الْعِيْدِ الْكَلَامَ فِيْ تَقْوِيَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالذَّبِّ عَنْهُ فِيْ كِتَابِهِ الْاِمَامِ وَاٰثَرَهُ الْاِمَامُ الزَّيْلَعِيُّ فِيْ نَصْبِ الرَّايَةِ فَرَاجِعْهُ اِنْ شِئْتَ [1]

---

[1] اعظم ما یرتاب به فیه روایة البیهقی عن الترمذی عن البخاری لا یصح عندی لانه لا یعرف لابی عبد الله الجدلی سماع من خزیمة

ع وتلک شکاة ظاهر عنک عارها : فان مبناه علی ما ذهب الیه هو رحمه الله من اشتراط ثبوت السماع ولو مرة للاتصال والصحیح الاجتزاء بالمعاصرة هو المنصور وعلیه الجمهور کما افاده المحقق علی الاطلاق فی فتح القدیر وقد اطال مسلم فی مقدمة صحیحه فی الرد علی هذا المذهب لا جرم ان لم یکترث به تلمیذه الترمذی وحکم بانه حسن صحیح وکذا حکم بصحته شیخ البخاری امام الناقدین یحیی بن معین **اقول** علا انه لو سلم فقصواه الانقطاع ولیس بقادح عندنا وعند سائر قابلی المراسیل وهو الجمهور ثم لا علیک من دندنة ابن حزم ان الجدلی لا یعتمد علی روایته فان الرجل فی الجرح والوقیعة کالاعمیین السیل الهجوم والبعیر الصئول حتی عد الترمذی من المجاهیل والجدلی فقد وثقه الامامان المرجوع الیهما احمد بن حنبل وابن معین فما هو ابن حزم وایش ابن حزم بعد هذین وهو متفرد فیه لم یسبقه احد بهذا القول الا تری ان البخاری انما اعله اذا اعله بانه لم یعرف سماع الجدلی لا بانها روایة الجدلی وقد صحح له الترمذی وقال فی التقریب ثقة والله اعلم ۱۲ منہ

اقول یہ حدیث صحیح حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفویض و اختیار میں نص صریح ہے ورنہ یہ کہنا اور کہنا بھی کیسا مؤکد بقسم کہ واللہ سائل مانگے جاتا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانچ دن کر دیتے۔ اصلاً گنجائش نہ رکھتا تھا کَمَا لَا یَخْفٰی اور یہاں جزم خصوص بے جزم عموم نہ ہوگا کہ اس خاص کی نسبت کوئی خاص تخییر ارشاد نہ ہوئی تھی تو جزم کا منشا وہی کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ احکام سپردِ اختیارِ حضور سید الانام ہیں علیہ وعلیٰ آلہٖ افضل الصلوٰۃ والسلام۔

حدیث[۴۵] ۱۴۷ :۔ مالک واحمد و بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوۃٍ

اگر مشقتِ اُمت کا خیال نہ ہوتا تو میں اُن پر فرض فرما دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں

عُلما فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے قَالَہٗ فِی التَّیْسِیْرِ وَغَیْرِہٖ

احمد و نسائی نے اُنھیں سے بسند صحیح یوں روایت کی سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوۃٍ بِوُضُوْءٍ وَّمَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ بِسِوَاكٍ

اُمت پر دشواری کا لحاظ نہ ہو تو میں اُن پر فرض کر دوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

اقول :۔ امر دو قسم ہے حتمی جس کا حاصل ایجاب اور اُس کی مخالفت معصیت وَذٰلِكَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ۔ دوسرا ندبی جس کا حاصل ترغیب اور اُس کے ترک میں وسعت وَذٰلِكَ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُّكْتَبَ عَلَیَّ اَحْمَدُ عَنْ وَّاثِلَۃَ ابْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ امر ندبی تو یہاں قطعاً حاصل ہے تو ضرور نفی حتمی کی ہے امر حتمی بھی دو قسم ہے ظنی جس کا مفاد وجوب اور قطعی جس کا مقتضے

فرضیت ظنیت خواہ من جہۃ الروایۃ یا من جہۃ الدلالۃ ہمارے حق میں ہوتی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سب قطعی یقینی ہیں جن کے سراپردۂ عزت کے گرد ظنوں کو اصلاً بار نہیں تو قسم واجب اصطلاحی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں متحقق نہیں وہاں یا فرض ہے یا مندوب نَصَّ عَلَیْہِ الْاِمَامُ الْمُحَقِّقُ حَیْثُ اُطْلِقَ فِی الْفَتْحِ۔

اب واضح ہوگیا کہ ان ارشاداتِ کریمہ کے قطعاً یہی معنی ہیں کہ میں چاہتا تو اپنی اُمّت پر ہر نماز کے لئے تازہ وضو اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا فرض فرما دیتا مگر اُنکی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کئے اور اختیار احکام کے کیا معنی ہیں؟ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

حدیث ۱۴۸ :۔ مالک و شافعی و بیہقی اُن سے اور طبرانی اوسط میں امیر المؤمنین مولےٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بسند حسن راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں :۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ۔

مشقّت اُمّت کا پاس ہے ورنہ میں ہر وضو کے ساتھ مسواک اُن پر فرض کر دُوں۔

حدیث ۱۴۹ :۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم :۔ مسواک کرو کہ مسواک مُنہ کو پاکیزہ اور ربّ عزّوجلّ کو راضی کرتی ہے۔ جبریل جب میرے پاس حاضر ہوئے مجھے مسواک کی وصیّت کی۔

حَتّٰی لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَّفْرِضَہٗ عَلَیَّ وَعَلٰی اُمَّتِیْ وَلَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُہٗ عَلَیْھِمْ

یہاں تک کہ بیشک مجھے اندیشہ ہُوا کہ جبریل مجھ پر اور میری اُمّت پر مسواک فرض کر دیں گے اور اگر مشقّتِ اُمّت کا خوف نہ ہوتا تو میں اُن پر فرض کر دیتا۔

اِبْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

یہاں جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف بھی فرض کر دینے کی اسناد ہیں:۔

حدیث[۴۸] ۱۵۰: طبرانی و بزار و دارقطنی و حاکم حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْھِمُ السِّوَاكَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ (زَادَ غَیْرُ الدَّارَقُطْنِیْ) كَمَا فَرَضْتُ عَلَیْھِمُ الْوُضُوْءَ

مشقتِ اُمّت کا لحاظ نہ ہو تو میں ہر نماز کے وقت اُن پر مسواک فرض کر دوں جس طرح میں نے وضو اُن پر فرض کر دیا ہے یہاں وضو کو بھی فرمایا گیا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت پر فرض کر دیا۔

حدیث[۴۹، ۵۰] ۱۵۱، ۱۵۲: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم:

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاكِ وَالطِّیْبِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

مشقتِ اُمّت کا خیال نہ ہو تو اپنی اُمّت پر ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوشبو لگانا فرض کر دوں۔

اَبُوْنُعَیْمٍ فِیْ كِتَابِ السِّوَاكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بِسَنَدٍ حَسَنٍ وَّسَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ فِیْ سُنَنِہٖ عَنْ مَّكْحُوْلٍ مُّرْسَلًا

یہاں خوشبو کی فرضیت بھی زائد فرمائی۔

حدیث[۵۱] ۱۵۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یَّسْتَاكُوْا بِالْاَسْحَارِ

مشقتِ اُمّت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اُن پر فرض فرما دیتا کہ ہر سحر پچھلے پہر اُٹھ کر مسواک کریں۔

اَبُوْنُعَیْمٍ فِی السِّوَاكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا۔

حدیث[۵۲، ۵۳] ۱۵۴، ۱۵۵: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ

مشقتِ اُمّت کا خیال نہ ہو تو میں ہر نماز

لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَّلَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ

کے وقت اُن پر مسواک فرض کر دوں اور نمازِ عشاء کو تہائی رات تک ہٹا دوں۔

اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالضِّيَاءُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ وَالْبَزَّارُ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ وَرَوٰى عَنْ زَيْدٍ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ كَحَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْاَوَّلِ بِالْاِقْتِصَارِ عَلَى الشَّطْرِ الْاَوَّلِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَحَدِيْثِ زَيْدٍ هٰذَا

وَفِيْهِ لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ مَعَ الْوُضُوْءِ وَلَاَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ۔

یعنی ہیں وضو میں مسواک فرض کر دیتا اور نمازِ عشاء آدھی رات تک ہٹا دیتا۔

وَلِلنَّسَائِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِلَفْظِ

لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

میں اُن پر فرض کر دیتا کہ عشاء دیر کر کے پڑھیں اور ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔

حدیث ۱۵۶ :- فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْهَا هٰكَذَا يَعْنِي الْعِشَاءَ نِصْفَ اللَّيْلِ۔

اُمت پر مشقت نہ ہوتی تو میں اُن پر فرض کر دیتا کہ عشاء آدھی رات کو پڑھیں۔

اَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

حدیث ۱۵۷[55]: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَسُقْمُ السَّقِيْمِ لَاَمَرْتُ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ اَنْ تُؤَخَّرَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

اگر ناتوانوں اور بیماروں کا لحاظ نہ ہوتا تو میں فرض کر دیتا کہ یہ نماز آدھی رات تک مؤخر کریں۔

اَلنَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَرَّتْ رِوَايَةُ اَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ وَابْنِ مَاجَةَ وَاَبِيْ حَاتِمٍ بِلَا لَفْظِ الْاَمْرِ۔

حدیث ۱۵۸[56]: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ۔

مشقتِ اُمت کا اندیشہ نہ ہو تو میں اُن پر فرض کر دوں کہ عشاء میں تہائی یا آدھی رات تک تاخیر کریں۔

اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

---

[1] سبب هذا انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اخر ذات ليلة صلاة العشاء حتى ابهارّ الليل او ذهب عامة الليل ونام النساء والصبيان فجاء فصلى وذكره كما ورد مبينا فى احاديث ابن عباس وابى سعيد وابن عمر وانس وعائشة وغيرهم رضى الله تعالىٰ عنهم وسبب حديث السواك اتيان ناس عنده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قلحاً فقال استاكوا لا تاتونى قلحا لولا ان اشق على امتى لفرضت عليهم السواك عند كل صلاة كما بينه الدارقطنى من حديث العباس رضى الله تعالى عنه فهما حديثان ربما افرزهما ابوهريرة وربما جمع وكذلك غيره رضى الله تعالىٰ عنهم وان اتفق ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هو الذى قال مرة هكذا وتارة جمع فالتعدد اظهر واكثر والله تعالىٰ اعلم ۱۲ منه دامت فيوضه

تَعَالٰی عَنْهُ وَمَرَّتْ اُخْرٰی لِابْنِ مَاجَۃَ كَاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاؤدَ وَمُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ خَالِیَۃً عَنِ الْاَمْرِ۔

حدیث ۱۵۹ :- صحیح بخاری میں زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آیت سورۂ احزاب کی نسبت ہے :-

وَجَدْتُّهَا مَعَ خُزَیْمَۃَ الَّذِیْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهٗ بِشَهَادَتَیْنِ	وہ میں نے لکھی ہوئی خزیمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس پائی جن کی گواہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے دو گواہوں کے برابر فرمائی

حدیث ۱۶۰ :- کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر صوبہ دار بنا کر بھیجتے وقت اُن سے ارشاد فرمایا :-

اِنِّیْ قَدْ عَرَفْتُ بَلَاءَكَ فِی الدِّیْنِ وَالَّذِیْ قَدْ رَكِبَكَ مِنَ الدَّیْنِ وَقَدْ طَیَّبْتُ لَكَ الْهَدِیَّۃَ فَاِنْ اُهْدِیَ لَكَ شَیْءٌ فَاقْبَلْ۔	مجھے معلوم ہے جو تمہاری آزمائشیں دین متین میں ہو چکیں اور جو کچھ دَین تم پر ہو گئے ہیں رعیت کے تحفے میں نے تمہارے لئے حلال طیّب کر دیے جو تمہیں تحفے دے دے لے لو۔

سَیْفٌ فِیْ كِتَابِ الْفُتُوْحِ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

حدیث ۱۶۱ :- فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَۃَ الرِّقَۃِ بَیْنَ كُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا۔	گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ تو میں نے معاف فرما دی۔ روپوں کی زکوٰۃ دو ہر چالیس درہم سے ایک درہم۔

اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ۔

لہ یہاں تک اٹھاون حدیثیں تفویض احکام کی مفیدات دمؤیدات مذکور ہوئیں آگے صرف اسنادات جلیلہ ہیں۔ ۱۲ منہ

سواری کے گھوڑوں، خدمت کے غلاموں میں زکوٰۃ جو واجب نہ ہوئی۔ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ میں نے معاف فرما دی ہے ہاں کیوں نہ ہو کہ حکم ایک رؤف و رحیم کے ہاتھ میں ہے بحکم رب العٰلمین جلّ جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث ۱۶۲:- حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا:-

مَاتَقُوْلُوْنَ فِی الزِّنَا۔ زنا کو کیسا سمجھتے ہو۔

قَالُوْا حَرَامٌ حَرَّمَہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَھُوَ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ عرض کی حرام ہے اُسے اللہ و رسول نے حرام کر دیا۔ تو وہ قیامت تک حرام ہے۔

اَحْمَدُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْکَبِیْرِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

حدیث ۱۶۳:- فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اِنِّیْ اُحَرِّمُ عَلَیْکُمْ حَقَّ الضَّعِیْفَیْنِ الْیَتِیْمِ وَالْمَرْأَۃِ۔ میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کی حق تلفی یتیم اور عورت۔

اَلْحَاکِمُ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الشُّعَبِ وَاللَّفْظُ لَہٗ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

حدیث ۱۶۴:- صحیحین میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے اُنہوں نے سال فتح مکہ معظمہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا:-

اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَۃِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ۔ بے شک اللہ اور اُس کے رسول نے حرام کر دیا ہے شراب اور مُردار اور سوّر اور بُتوں کا بیچنا۔

حدیث ۱۶۵:- فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:-

لَاتَشْرَبْ مُسْكِرًا فَاِنِّیْ حَرَّمْتُ کُلَّ مُسْکِرٍ
نشہ کی کوئی چیز نہ پی کہ بے شک نشہ کی ہر چیز میں نے حرام کر دی ہے

اَلنَّسَائِیُّ بِسَنَدٍ حَسَنٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حدیث ۱۶۶:۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُن لو مجھے قرآن کے ساتھ اس کا مثل ملا یعنی حدیث دیکھو کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا یہ نہ کہے کہ یہی قرآن لئے رہو جو اس میں حلال ہے اُسے حلال جانو جو اس میں حرام ہے اُسے حرام مانو۔

لہ فائدہ:۔ ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں روایت کی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ نِ الْوَصَابِیُّ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا رَبَاحُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ فَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِیْ قِرَاءَۃَ یٰسٓ کُلَّ لَیْلَۃٍ فَمَنْ دَاوَمَ عَلٰی قِرَاءَتِھَا کُلَّ لَیْلَۃٍ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ شَھِیْدًا یعنی اس سند سے آیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی اُمت پر یٰسٓ شریف کی ہر رات تلاوت فرض کی جو ہمیشہ ہر شب اُسے پڑھے پھر مرے شہید مرے۔ اقول وَسَعِیْدٌ وَاِنِ اتُّھِمَ فَالْمُحَقَّقُ عِنْدَ الْمُحَقِّقِیْنَ اَنَّ الْوَضْعَ لَایَثْبُتُ بِمُجَرَّدِ تَفَرُّدِ کَذَّابٍ فَضْلًا عَنْ مُتَّھَمٍ مَّالَمْ یَنْضَمَّ اِلَیْہِ شَیْءٌ مِّنَ الْقَرَائِنِ الْحَاکِمَۃِ بِہٖ کَمُخَالَفَۃِ نَصٍّ اَوْ اِجْمَاعٍ قَطْعِیَّیْنِ اَوِ الْحِسِّ اَوْ اِقْرَارِ الْوَاضِعِ بِوَضْعِہٖ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ کَمَا نَصَّ عَلَیْہِ السَّخَاوِیُّ فِیْ فَتْحِ الْمُغِیْثِ وَاَثْبَتْنَا عَلَیْہِ عَرْشَ التَّحْقِیْقِ فِیْ مُنِیْرِ الْعَیْنِ فِیْ حُکْمِ تَقْبِیْلِ الْاِبْھَامَیْنِ وَاَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ الضَّعِیْفَ غَیْرَ الْمَوْضُوْعِ یُعْمَلُ بِہٖ فِی الْفَضَائِلِ وَقَدْ بَیَّنَّاہُ فِی الْھَادِ الْکَافِ فِیْ حُکْمِ الضِّعَافِ۔ اس حدیث اور اس فرضیت کے متعلق فقیر کے پاس سوال آیا تھا جس کا جواب فتاویٰ فقیر العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کی مجلد پنجم کتاب مسائل شتے میں مذکور و اللّٰہُ الْھَادِیْ اِلٰی مَعَالِی الْاُمُوْرِ ۱۲ منہ

وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰه

جو کچھ اللہ کے رسُول نے حرام کیا وہ بھی اُسی کی مثل ہے جسے اللہ عزّوجلّ نے حرام کیا جلّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ

یہاں صراحۃً[198] حرام کی دو قسمیں فرمائیں ایک وہ جسے اللہ عزّوجلّ نے حرام فرمایا دُوسرا وہ جسے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے حرام کیا اور فرما دیا کہ وہ دونوں برابر و یکساں ہیں۔

اقول مراد واللہ اعلم نفسِ حرمت میں برابری ہے تو ارشادِ عُلماء کے منافی نہیں کہ خُدا کا فرض رسُول کے فرض سے اشد و اقویٰ ہے۔

حدیث ۱۶۷:- جُہیش بن ادیس نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے چند اہلِ قبیلہ کے باریابِ خدمتِ اقدس حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہُوئے قصیدہ عرض کیا ازاں جملہ یہ اشعار ہیں ؎

اَلَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ مُصَدَّقٌ فَبُوْرِکْتَ مَهْدِیًّا وَّبُوْرِکْتَ هَادِیَا

شَرَعْتَ لَنَا دِیْنَ الْحَنِیْفَةِ بَعْدَ مَا عَبَدْنَا کَاَمْثَالِ الْحُمَیْرِ طَوَاغِیَا

یارسُول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم) حضور تصدیق کیے گئے ہیں حضور اللہ عزّوجلّ سے عنایت پانے میں بھی مبارک اور خلق کو ہدایت عطا فرمانے میں بھی مبارک، حضور ہمارے لئے دینِ اسلام کے شارع ہُوئے بعد اس کے کہ ہم گدھوں کی طرح بُتوں کو پُوج رہے تھے۔

اِبْنُ مَنْدَةَ مِنْ طَرِیْقِ عَمَّارِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ۔

---

[198] حرام دو قسم ہے ایک خدا کا حرام اور ایک رُسول کا اور دونوں یکساں ہیں۔

یہاں صراحۃً[199] تشریع کی نسبت حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہے کہ شریعت اسلامی حضور کی مقرر کی ہوئی ہے، ولہٰذا قدیم سے عرف علمائے کرام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہتے ہیں علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں :۔

قَدِ اشْتَهَرَ اِطْلَاقُهٗ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ شَرَعَ الدِّيْنَ وَالْاَحْكَامَ۔

سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہنا مشہور و معروف ہے اس لئے کہ حضور نے دینِ متین و احکامِ دین کی شریعت نکالی۔

اِسی قدر پر بس کیجئے کہ اس میں سب کچھ آ گیا۔ ایک لفظ شارع تمام احکام تشریعیہ کو جامع ہوا۔ میں نے یہاں وہ احادیث نقل نہ کیں جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف امر، نہی و قضا و امثالہا کی اسناد ہے کہ

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتنی حدیثوں میں وارد جن کے جمع کو ایک مجلد کبیر بھی کافی نہ ہو اور خود قرآنِ عظیم نے جو ارشاد فرمایا :

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔

کہ امر و نہی و قضا اوروں کی طرف بھی اسناد کرتے ہیں قال اللہ تعالیٰ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ مجھے تو یہ ثابت کرنا تھا کہ حضور اقدس کو احکام شرعیہ سے فقط آگاہی و واقفیت کی نسبت نہیں جس طرح[200] وہ سرکش طاغی آخر تقویۃ الایمان میں سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا کر کے کہتا ہے اُنہوں نے فرمایا کہ سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہی ہے اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل۔

ف[199] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین کے شارع ہیں۔

ف[200] امام الوہابیہ کا مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا۔

مسلمانو[201] للہ انصاف اس کس ناکس سے نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل جلیلہ وخصائص جمیلہ وکمالاتِ رفیعہ ودرجات منیعہ جن میں زید وعمر کی کیا گنتی انبیاء ومرسلین و ملائکہ مقربین علیہم الصلاۃ والتسلیم کا بھی حصّہ نہیں سب یک لخت اڑا دیئے سب[202] لوگوں سے حضور سید اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا امتیاز صرف دربارۂ احکام رکھا اور وہ بھی اتنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واقف ہیں اور لوگ غافل۔ تو انبیاء سے تو کچھ امتیاز رہا ہی نہیں کہ وہ بھی واقف ہیں غافل نہیں تو اُمتیوں سے بھی امتیاز اتنی ہی دیر تک ہے کہ وہ غافل رہیں واقف ہوجائیں تو کچھ امتیاز نہیں کہ اب وقوف وغفلت کا تفاوت نہ رہا اور امتیاز اسی میں منحصر تھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ○

مُسلمانو! دیکھا یہ حاصل ہے اُس شخص کے دین کا یہ پچھلا کلمہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ۔ پر اُس کے ایمان کا جس پر اُس نے خاتمہ کیا۔ حالانکہ واللہ دربارۂ احکام بھی صرف اتنا ہی امتیاز نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حاکم ہیں صاحبِ فرمان ہیں، مالک افتراض ہیں، والیِ تحریم ہیں۔ سُن او سرکش! احکام سے اپنے نزدیک واقف تو تو بھی ہے پھر تجھے کوئی مسلمان کہے گا کہ شریعت کے فرائض تیرے فرض کئے ہوئے ہیں۔ شرع کے محرمات تُو نے حرام کر دیئے ہیں جن پر زکوٰۃ نہیں اُنہیں تو نے معاف کر دیا ہے۔ شریعت کا راستہ تیرا مقرر کردہ ہے۔ شرائع میں تیرے احکام بھی ہیں اور وہ احکامِ خُدا کے مثل ومساوی ہیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ سب باتیں کہی جاتی ہیں خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں لہٰذا فقیر نے صرف اسی قسم احادیث پر اقتصار کیا اور بفضلہ تعالیٰ اپنا نیزۂ خار اگداز وآہن گداز ان گستاخانِ چشم بند و دہن باز کے دل و جگر کے پار کر دیا وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ

ف201 امام الوہابیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل وخصائص وکمالات یک لخت اُڑا دیئے۔

ف202 امام الوہابیہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نبی سے کچھ اصلاً امتیاز نہیں اور اُمتیوں میں بھی فقط جاہلوں سے ممتاز ہیں نہ عالموں سے۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں[۲۰۳] علامہ شہاب خفاجی پر کہ نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر کی شرح میں ؎

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِیْ فَلَا اَحَدٌ ۔۔۔ اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

"ہمارے نبی صاحبِ امر و نہی تو اُن سے زیادہ ہاں اور نہ کے فرمانے میں کوئی سچا نہیں"۔

مَعْنٰی نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ الخ اَنَّهٗ لَا حَاكِمَ سِوَاهُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَاكِمٌ غَیْرُ مَحْكُوْمٍ الخ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے صاحب امر و نہی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضور حاکم ہیں حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں نہ وہ کسی کے محکوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

ذَكَرَهٗ فِیْ فَصْلِ جُوْدِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یہ تذلیل جلیل اپنے باب میں فرد کامل ہوئی احادیث تحریم مدینہ طیبہ بھی اسی باب سے تھیں کہ امام الوہابیہ کے اُس خاص حکم شرک کے سبب جدا شمار میں رہیں اگر کوئی چاہے اُنھیں اور اس بیانِ تذلیل کو ملا کر احکامِ تشریعیہ کے بارے میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے اقتدار و اختیار کا ظاہر کرنے والا ایک مستقل رسالہ بنائے اور بنام مُنْیَةُ اللَّبِیْبِ[۱۳۱۱ھ] اَنَّ التَّشْرِیْعَ بِیَدِ الْحَبِیْبِ (عقلمند کی آرزو کہ تشریع محبوب کے ہاتھ میں ہے) موسوم ٹھہرائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۔۔۔ اٰمِیْن

ف۲۰۳ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم تنہا حاکم ہیں عالم میں نہ اُن کے سوا کوئی حاکم نہ وہ کسی کے محکوم۔

بریلی شریف کے مطبوعہ نسخے کے پہلے صفحے کا عکس

[illegible]

حصہ دوم

الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلا

اس مبارک رسالہ ہدایت قبالہ میں ۵ آیات شریفہ ۱۸۹ احادیث شریفہ سے مبرہن فرمایا گیا کہ حضور اکرم سرورِ عالم مالک رقاب امم دیان العرب والعجم مالک مختار عالم سارے عالم کا انتظام دین و دنیا کے سب کام شریعت مطہرہ کے سارے احکام مفوض بہ حبیب ہیں علیہ الصلاۃ والسلام تمام اوامر و نواہی حضور کے اختیار میں جسے جو چاہیں فرمائیں اور جس حکم سے جسے چاہیں مستثنیٰ فرمادیں

مسمّٰی بنام تاریخی

منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب

۱۳۱۱ھ

از افاضات عالیہ حضور پرنور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باہتمام

جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خاں صاحب

مطبوعہ رضوی پریس واقع آستانہ عالیہ رضویہ بریلی

بار دوم ۵۰۰ جلد　　۲　　محمد رضا

احسان الٰہی ظہیر کی کتاب

"البریلویہ" کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

اکابرِ اہلسنت کی نظر میں

تالیف علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہٗ

- زیرِ نظر کتاب نے ثابت کر دیا ہے کہ امام احمد رضا قدس سرہٗ پر جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ بالکل بے سروپا اور غلط ہیں۔ نیز چلتی پھرتی روایتوں اور افواہوں کا قلع قمع کر دیا گیا ہے۔
(علامہ تقدس علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ)

- فاضل مصنف نے مؤلف البریلویہ کے مکر وفریب اور دجل کے تمام پردوں کو چاک اور علم و یقین کے نور سے شکوک واوہام باطلہ کو نیست ونابود کر دیا۔
(غزالیٔ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ)

- البریلویہ کے افترا کا جواب بڑی ہی بُردباری، علمی متانت، عقلی سنجیدگی اور حوالوں کی پختگی کے ساتھ دیا گیا ہے۔ حقائق ہی حقائق ہیں جن کا اجالا پھیلتے ہی اندھیرا غائب اور معاند کی پُرتعصب کاوشِ فکر وقلم خاک میں مل کر رہ گئی ہے۔ (علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی)

- آپ نے بڑی محنت کی اور تحقیق کا حق ادا کر دیا (پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایم اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی)

- فاضل مصنف نے البریلویہ کے تمام اعتراضات کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دی ہیں، اندازِ بیاں دلکش، سنجیدہ اور مُہذب۔ (ملک بشیر محمد اعوان مرحوم)

- احسان الٰہی ظہیر کے الزامات کا عالمانہ اور فاضلانہ شان سے بے سروپا ہونا ثابت کیا اور مُسکت جوابات دیئے۔ (علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمۃ)

- البریلویہ کے مؤلف کتنی کُھلی کُھلی بددیانتیوں کے مرتکب ہوئے ہیں جو عالمِ دین تو کیا شریف انسان سے بھی متوقع نہیں ہوتیں۔ آپ کی کتاب نے اس کے فریب کا پردہ چاک کیا ہے
(پروفیسر محمد ارشد کیڈٹ کالج حسن ابدال)

- کتاب تحقیقی وتنقیدی جائزہ رسوائے زمانہ کتاب البریلویہ کا صحیح پوسٹ مارٹم اور پندرھویں صدی ہجری کا گرانقدر علمی صحیفہ۔ (محمد منشا تابش قصوری)

ملنے کا پتہ: رضا دار الاشاعت ۲۵ نشتر روڈ ○ لاہور پاکستان فون: ۷۶۵۰۴۴۰

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک مشہور معاصر جناب تقدس مآب چودھری محمد عبد الحمید خان، رئیس قصبہ سہاور ضلع ریٹہ، جو اپنے وقت کے عظیم سکالر محقق اور قادر الکلام شاعر تھے۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے بارے میں اپنے منظوم تاثرات کا اپنی کتاب کنز الآخر تصنیف ۱۳۰۹ ہجری معروف بہ شریعت نامہ، طبع شدہ وکٹوریہ پریس بدایون میں یوں اظہار فرمایا ہے:۔

مولوی احمد رضا خانؒ فقیہ ۔۔۔ نیست مثلش دیگرے لاریب فیہ

پایہ اش در فقہ باشد بس بلند ۔۔۔ پرتو یوسف است آں ارجمند

پیشوا و مقتدائے اہل دیں ۔۔۔ وارث علم پیمبر در زمیں

واقف اسرار قرآن و حدیث ۔۔۔ قامع بدعات و شر ہر خبیث

آں محیٔ سنت خیر الانام ۔۔۔ اہل سنت والجماعت را امام

فاضل کامل بریلی مسکنش

نیست جائز ایں ز تکرار گفتنش

لے مولوی احمد رضا خان فقیہ الخ یعنی مولانا مولوی صوفی احمد رضا خان صاحب مدظلہٗ فاضل بریلوی جو بہت بڑے فقیہ و محدث و جامع جمیع علوم و یکتائے روزگار ہیں اور فقہ میں جن کا ثانی نہیں ہے اور جو فی زمانہ مجتہد مقید کا درجہ رکھتے ہیں اور فی الحقیقت اہل سنت وجماعت کی کشتی کے ناخدا ہیں اور دجالوں کذابوں زمانہ کے لیے بمنزلہ مسیح کے ہیں۔ ۱۲

محمد عبد الحمید خاں

دلشکریہ:۔ حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی و مولانا اسلم اسد سندیلہ

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک مشہور معاصر جناب تقدس مآب چودھری محمد عبد الحمید خان، رئیس قصبہ سہاور ضلع ریٹہ، جو اپنے وقت کے عظیم سکالر محقق اور قادر الکلام شاعر تھے۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے بارے میں اپنے منظوم تاثرات کا اپنی کتاب کنز الآخر تصنیف ۱۳۰۹ ہجری معروف بہ شریعت نامہ، طبع شدہ وکٹوریہ پریس بدایون میں یوں اظہار فرمایا ہے:-

مولوی احمد رضا خانؒ فقیہ ۔۔۔ نیست مثلش دیگرے لاریب فیہ
پایہ اش در فقہ باشد بس بلند ۔۔۔ پرتوِ بو یوسف است آں ارجمند
پیشوا و مقتدائے اہلِ دیں ۔۔۔ وارثِ علمِ پیمبر در زمیں
واقفِ اسرارِ قرآن و حدیث ۔۔۔ قامعِ بدعات و شرِ ہر خبیث
آں محیِ سنّتِ خیر الانام ۔۔۔ اہلِ سنّت والجماعت را امام

فاضلِ کامل بریلی مسکنش
نیست جائز ایں انکار از گفتنش

لہ مولوی احمد رضا خان فقیہ الخ یعنی مولانا مولوی صوفی احمد رضا خان صاحب مدظلہ فاضل بریلوی جو بہت بڑے فقیہ و محدث و جامع جمیع علوم و یکتائے روزگار ہیں اور فقہ میں جن کا ثانی نہیں ہے اور جو فی زمانہ مجتہد مقید کا درجہ رکھتے ہیں اور فی الحقیقت اہل سنّت و جماعت کی کشتی کے ناخدا ہیں اور دجالوں کذابوں زمانہ کے لیے بمنزلہ مسیح کے ہیں — ۱۲

محمد عبد الحمید خاں

د بشکریہ:۔ حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی و مولانا اصل اسعد سندیلوی